Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13 جمادی الاوّل 1428 ہجری 31 ہجرت 1386 ہش 7 جون 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 2 جون 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنُور نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق قرآن و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰی اَھۡلِھَا ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ۔ (سورۃ النور:۲۸)

”اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور (داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے“۔

”...... فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدَ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً کَذَالِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیَاتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ (سورۃ النور:۶۲)

”پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کر سناتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو“

”وَاِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡھَا اَوۡ رُدُّوۡھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَسِیۡبًا“۔ (سورۃ النساء 87)

”اور جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم سے کم) اسی کو لوٹا دو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر کا حساب لینے والا ہے“۔

”یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ کَذَالِکَ کُنۡتُمۡ مِنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا“۔ (سورۃ النساء:95)

”اور اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کرلیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کرلیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے“۔

”وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الۡجَاھِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا“ (سورۃ الفرقان:64)

”اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں“۔

”وَاُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ خَالِدِیۡنَ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ تَحِیَّتُھُمۡ فِیۡھَا سَلٰمٌ۔“ (سورۃ ابراھیم:24)

”اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے (نیک اور) مناسب حال عمل کئے ہوں گے انہیں ان کے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں جن کے (سایوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی داخل کیا جائے گا (اور) وہ ان (جنتوں) میں بسنے چلے جائیں گے اور وہاں ان کی (ایک دوسرے کیلئے یہ) دعا ہوگی۔ (کہ تم پر) سلامتی (ہو)“۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... ”حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے“۔

(ترمذی ابواب صفحه القیمة)

☆......حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا“ (بخاری کتاب الاستئزان باب السلام للمعرفة وغیر معرفة)

☆......حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی“۔

(ترمذی کتاب الاستئزان باب فی التسلیم اذا دخل بیته)

☆......حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گذرے۔ جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپؐ نے ان کو السلام علیکم کہا“ (بخاری کتاب الاستئزان باب التسلیم فی مجلس فیه اخلاط من المسلمین والمشرکین)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا:۔

”تم نے اُن کے سلام سے کیا حاصل کرلینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے سلام قولا من رب رحیم“

(ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 318)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہم احمدی اُس اِمام کی طرف منسوب ہونے والے ہیں جس کا نام اللہ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے

آج احمدی کے علاوہ کوئی نہیں جو اسلام کے سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچاسکے اور اگر ہم نے بھی کوتاہی کی تو ہم اس عہد میں کوتاہی کرنے والے ہوں گے جو ہم نے زمانے کے امام سے عہد بیعت کے ذریعہ باندھا ہے

حقیقی اسلام ہمارے اندر تبھی داخل ہوسکتا ہے اور تب ہی ہم حقیقی سلامتی پھیلانے والے بن سکتے ہیں جب والدین کے احسانوں کو یاد کر کے ان سے احسان کا سلوک کریں

اللہ تعالیٰ کی صِفت ''السَّلَام'' پرحضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جون 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا o﴾ (سورۃ النساء 37)

ترجمہ: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو''۔

پھر فرمایا گزشتہ خطبہ میں گھروں میں سلام کرنے اور سلام کا پیغام پہنچانے کے حوالے سے بات کی گئی تھی جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ اسلام کا یہ سلامتی کا پیغام معاشرتی اور بین الاقوامی سلامتیوں کا پیغام ہے۔ آج میں نے جو آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے اس میں اللہ نے احسان کے رنگ میں جن باتوں کے کرنے کا ذکر فرمایا ہے ان باتوں سے بھی سلامتی کا پیغام پہنچتا ہے اور ہر اُس طبقہ کے لئے پہنچتا ہے جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ پہلی بات اس آیت میں یہ فرمائی گئی ہے کہ اللہ کا حق ادا کرو اُس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرمایا ایک مسلمان تبھی مسلمان کہلا سکتا ہے جب کہ اسلام کے اس بنیادی مقصد کو سمجھنے والا ہو جب ایک انسان حقوق اللہ کے اس مقصد کو سمجھ لے تو پھر حقوق العباد کی کوشش کرے۔ حقوق العباد کے تعلق سے پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ {''وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا''} یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرو۔ خدا کے بعد والدین کا بڑا حق ہے تمہارے والدین ہی ہیں جو تمہاری صحت وسلامتی کیلئے تکلیفیں اٹھاتے رہے فرمایا اگر ان پر بڑھاپا آجائے تو اُف تک نہ کہو اور ایک جگہ خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ دعا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے کہ {رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا﴾ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر ویسے ہی رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

حقیقی اسلام ہمارے اندر تبھی داخل ہوسکتا ہے اور تب ہی ہم حقیقی سلامتی پھیلانے والے بن سکتے ہیں جب والدین کے احسانوں کو یاد کر کے ان سے احسان کا سلوک کریں۔ حضور نے فرمایا لیکن والدین کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس میں ایسے والدین کا ذکر ہے جن کی اولاد اُن کی تربیت کی وجہ سے نیکیوں میں بڑھنے والی ہو۔ پس والدین کو اولاد کی ایسی تربیت کرنی چاہئے کہ وہ سلامتی بکھیرنے والی ہو۔

پھر بات یہیں پر ختم نہیں ہوجاتی فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک ہی ہے جس سے معاشرے میں صلح وسلامتی پھیلتی ہے قریبی رشتہ داروں میں والدین کے رشتہ دار خاوند کے رشتہ دار اور بیوی کے رشتہ دار سب آجاتے ہیں اور ہر ایک کا عزت و احترام کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یاد رکھو کہ جو رشتہ دار اچھا سلوک کرتے ہیں ان سے بھی حسن سلوک کی تعلیم ہے اور جو رشتہ دار اچھا سلوک نہیں کرتے مثلاً احمدی ہوجانے کے بعد بعض رشتہ دار منہ موڑ لیتے ہیں تو ایسے رشتہ داروں سے بھی جہاں تک ہوسکے حسن سلوک کرو کیونکہ ہم اُس اِمام کی طرف منسوب ہونے والے ہیں جس کا نام اللہ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے۔

پھر ایک حکم یہ ہے کہ یتیموں اور مسکینوں سے احسان کا سلوک کرو کیونکہ یہ دونوں طبقے معاشرے کے کمزور ترین طبقے ہیں اگر ان پر ظلم ہوتا ہے تو کوئی آواز نہیں اٹھاتا اور پھر بسا اوقات اس کمزور طبقے میں ایک ردّ عمل پیدا ہوتا ہے جس سے معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔ پس اس فساد سے بچنے کیلئے معاشرے کا کام ہے کہ یتیموں اور مسکینوں کو سنبھالے ان کو اپنے سینے سے لگائے کیونکہ یہ کمزور طبقہ جذباتی طور پر بہت زیادہ حساس ہوتا ہے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا اور مَیں جنت میں ایسے قریب ہوں گے جیسے دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ اسی طرح فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کی بہترین پرورش ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا انتظام ہے اسی طرح غریب بچیوں کی شادیوں کا بھی انتظام ہے۔ اس میں احباب جماعت کو دل کھول کر حصہ لینا چاہئے۔

پھر فرمایا ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو یعنی ان ہمسایوں سے بھی جو رشتہ دار ہیں اور ان ہمسایوں سے بھی جو غیر رشتہ دار ہیں بلکہ ان لوگوں سے بھی حُسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے جو ساتھ بیٹھنے والے اکٹھے کاروبار کرنے والے اور دوست ہیں۔ فرمایا اگر تمام ہمسائے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنے لگیں ایک گلی میں رہنے والے آپس میں ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنے لگیں تو اس کے نتیجہ میں دنیا میں امن پھیل سکتا ہے ہمسایوں سے حسن سلوک سے تبلیغ کا راستہ بھی کھل جاتا ہے آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 ممالک میں ہیں اگر اپنے اردگرد کے سو سو میل کے علاقے کو بھی سلامتی کے پیغام سے معطر کر دیں تو اسلام کے خلاف جو الزامات لگ رہے ہیں وہ سب داغ دُھل سکتے ہیں آج احمدی کے علاوہ کوئی نہیں جو اسلام کے سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچاسکے اور اگر ہم نے بھی کوتاہی کی تو ہم اس عہد میں کوتاہی کرنے والے ہوں گے جو ہم نے زمانے کے امام سے عہد بیعت کے ذریعہ باندھا ہے۔

پھر فرمایا مسافروں سے بھی حسن سلوک کرو سفر جو تھوڑے عرصہ کیلئے ہوتا ہے اس میں بھی احسان کا سلوک کرنا ایک نیک اثر چھوڑ جاتا ہے پھر فرمایا ان سے بھی نیک سلوک کرو جو تمہارے ماتحت اور ملازم ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے بھی اچھا سلوک کرو۔ آخر پر فرمایا {اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا} یہ آخری حکم اللہ تعالیٰ نے دیکر فرمایا کہ جو ان باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ متکبر ہے نہ وہ اللہ کا سچا عبد بن سکتا ہے اور نہ بندوں کے حقوق ادا کرسکتا ہے ان میں وہ متکبر بھی شامل ہیں جنہوں نے تکبر کی وجہ سے اللہ کے بھیجے ہوئے امام کا انکار کیا وہ سلامتی سے محروم ہیں وہ لاکھ کوشش کریں سلامتی نہیں پھیلا سکتے۔ پس اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اور اس سے مدد حاصل کرتے ہوئے ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم کس حد تک معاشرے سے حسن سلوک کرتے ہیں یہی وہ حسن سلوک ہے جس کے نتیجہ میں اللہ کی بخشش ہمیں ڈھانپ لے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مومن حسین ہوتا ہے اگر وہ بدعمل ہو تو پھر اس میں کچھ نہیں رہتا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

☆☆☆

تصحیح

اخبار بدر مورخہ 24 مئی 2007 صفحہ نمبر 7 پر حضور انور کا خلاصہ خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ خطبہ کے شروع میں مندرج آیت کریم کو درست کر کے یوں پڑھا جائے۔ ''يَهْدِی بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ۔ (المائدہ:17)

خطبہ جمعہ

خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے

تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔

ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔

دوسری بات نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔ خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے۔
جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے اور جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو ادا کرنی چاہئے۔

خلافت نبوّت کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے، خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

سؤر کے گوشت کے پکانے یا بیچنے یا براہ راست اس کے کاروبار میں ملوّث لوگوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔

افریقن ممالک میں نائجیریا میں جماعت کے ہر شعبہ میں ترقی نظر آ رہی ہے۔ اللہ کرے یہ پاک تبدیلی ان میں بڑھتی چلی جائے۔

دوسرے افریقن ممالک اور غریب ممالک کو بھی احمدیت کے اونچے معیاروں کی طرف توجہ کرنے کی تاکید۔

چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال کی شہادت اور قریشی محمود الحسن صاحب کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 13/اپریل 2007ء بمطابق 13/شہادت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الانفال:3-4)

اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے حوالے سے ان کے سامنے کوئی بات رکھی جائے، کوئی نصیحت کی جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اس نصیحت کا ان پر اثر ہوتا ہے اور یہ نصیحت ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے، بعض دفعہ ذاتی مصروفیات، ذاتی مسائل یا کئی دوسری وجوہات کی وجہ سے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات پر پوری طرح توجہ نہیں دے سکتا۔ انسانی فطری کمزوریاں غالب آ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ شیطان سستیاں پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً یاد دہانی کرانے کا اور نصیحت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ جو حقیقی مومن ہے اس کو اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اگر حقیقی عذر ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کو دور کرنے کے لئے دعا کرے۔ اگر خود ساختہ بہانے ہیں تو نصیحت اور یاد دہانی اس کو جھنجوڑنے اور ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہو جائے اور اُسے ہوشیار کرے کہ دیکھو جس رستے پہ تم چل رہے ہو یہ غلط راستہ ہے، شیطان کی گود میں گر رہے ہو، بعض حکموں پر عمل نہ کرنے کے لئے شیطان تمہیں بہکا رہا ہے تو یاد رکھو اصل پناہ گاہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور تمہاری ضروریات کو پوری کرنے والی اور اپنے بندوں سے پیار کرنے والی بھی خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں ہے۔ پس ہر حالت میں، تنگی میں، آسائش میں، عسر میں، یسر میں، مجبوری میں یا سہولت میں اگر کسی پر توکل کیا جا سکتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس جب حقیقی مومن کو اس خدا کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو یہ بات اسے ایمان میں بڑھاتی ہے اور ظاہر ہے جب ایمان میں بڑھے گا، جب احساس پیدا ہوگا کہ اوہو! ہم دنیاوی مصروفیات اور خود ساختہ مجبوریوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی بجائے دنیاوی سہاروں پر توکل کرنے لگ گئے تھے تو پھر وہ اپنے حقیقی اور اصل سہارے کی طرف لوٹے گا اور تمام تر توکل اس واحد و یگانہ پر ہوگا جو ربّ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، اپنے

بندوں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے، مالک یوم الدین ہے، اپنے بندوں کے نیک اعمال کی جزا دیتا ہے، اپنی راہ میں کئے گئے ہر فعل اور ہر عمل کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔ یہی ایک مومن کی نشانی ہوتی ہے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ایمان میں بڑھنے والوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی دو بڑی واضح نشانیاں ہیں۔ ایک تو نماز قائم کرتے ہیں، دوسرے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ گویا یہ دو بنیادی چیزیں ہیں جو مومن کے ایمان اور توکل علی اللہ کو بڑھاتی ہیں۔

نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور بھی کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم کی ابتدا میں، سورۃ بقرہ کے شروع میں ہر متقی کی یہ نشانی بتائی ہے کہ نماز قائم کرتا ہے اور اس مال میں سے جو خدا نے اسے دیا ہے اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس طرح جیسا کہ میں نے کہا بے شمار جگہ نمازوں اور مالی قربانی کو یکجا کیا گیا ہے تا کہ ایک مومن روح اور نفس کی پاکیزگی کے سامان پیدا کرے۔ ایک جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیم:32)۔

تُو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز کو قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کریں، پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی۔

پس جو جزا سزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، جن کو اس بات کا مکمل فہم و ادراک ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے وہ یاد رکھیں کہ نمازیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک انسان کی بچت کے سامان کرنے والی ہوں گی۔ اس کے علاوہ نہ کوئی تجارت کام آئے گی، نہ مال کا زیادہ ہونا کام آئے گا۔ نہ خدا تعالیٰ یہ پوچھے گا کہ کتنا بینک بیلنس چھوڑا ہے۔ نہ یہ پوچھے گا کہ تمہارے دوست کون کون سے بڑے لوگ تھے۔ نہ یہ دنیاوی دوستیاں کسی قسم کے بچت کے سامان کر سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر حقیقی مومن ہو تو ان دو چیزوں کی طرف بہت توجہ دو۔ یہ نمازیں اور قربانیاں ظاہراً بھی ہوں اور چھپ کر بھی ہوں۔ چھپ کر کی گئی عبادتیں اور قربانیاں ایمان میں مزید مضبوطی کا باعث بنیں گی اور پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والی ہوں گی اور ظاہراً کی گئی قربانیاں، نہ اس لئے کہ بڑائی ظاہر ہو بلکہ اس لئے کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو، یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ نیک نیتی سے کی گئی ہوتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مان کر اپنے آپ کو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھتا ہے ان دو امور کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پہلی چیز نماز کا اہتمام، باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے۔

آنحضرت ﷺ سے ایک روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

(ترمذی کتاب الایمان باما جاء فی ترک الصلوٰۃ) کہ کفر اور صلوٰۃ کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس اس بات کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ صرف اتنا نہیں کہ تارک نماز، نماز کو چھوڑنے والا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے والا، کمزور ایمان والا ہے۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پھر اس بات کا صحابہ کو اس قدر خیال تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ میں یہ بات راسخ فرما دی تھی، ان کو اس بات پر بڑا پکا کر دیا تھا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا اس درجہ احساس دلا دیا تھا کہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن شقیق عُقَیلی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نماز کے علاوہ کسی عمل کو بھی ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔

(ترمذی ابواب الایمان باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنا۔ (بخاری کتاب الجهاد باب فضل الجهاد و السير)

پھر ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ان اوّل مایحاسب به العبد)

پس یہ جو اللہ تعالیٰ نے سِرًّا بھی عبادت اور قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے یہ نوافل ہی ہیں۔ بعض دفعہ بعض مصروفیات کی وجہ سے نمازیں آگے پیچھے ہو جاتی ہیں یا پورے خشوع سے ادا نہیں کی جا سکتیں تو فرمایا کہ نوافل کی ادائیگی کرو وہ اس کمی کو پوری کر دے گی۔

نماز باجماعت کے ضمن میں ہی ایک اہم بات یہ ہے کہ مسجد میں آ کے ہم نماز پڑھتے ہیں تو مسجد کے کچھ آداب ہیں جسے ہر مسجد میں آنے والے کو یاد رکھنا چاہئے۔ نماز باجماعت جب کھڑی ہوتی ہے تو آداب میں سے ایک بنیادی چیز صفوں کو سیدھا رکھنا ہے اور اس کو آنحضرت ﷺ نے بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ اس سے ایک وحدت کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نمازوں کی صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو رتبے میں ان سے قریب ہوں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب لتسوية الصفوف) تو صفیں سیدھی کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ آپس میں تعلقات کے لئے بھی اور ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے لئے بھی۔

صفیں سیدھی کرنے کے ضمن میں یہاں میں آج عورتوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ عمومی شکایت عورتوں کی طرف سے آتی ہے، یہاں بھی اور مختلف ممالک میں جب بھی میں دورے پر جاؤں عموماً عورتیں جمعہ پر اور جمعہ کے علاوہ بھی مسجد میں بعض دفعہ نماز پڑھنے آ جاتی ہیں۔ لیکن شکایت یہ ہوتی ہے کہ عورتیں صفیں سیدھی نہیں رکھتیں اور لجنہ کی انتظامیہ بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی۔ بلکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عہدیداران خود بھی ٹیڑھی میڑھی صفوں میں کھڑی ہوتی ہیں، بیچ میں فاصلہ ہوتا ہے، خاص طور پر جلسے کے دنوں میں یا کسی مارکی وغیرہ میں اگر صفیں بن رہی ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ جب یہاں ہال میں عورتیں نمازیں پڑھتی ہیں تو یہاں بھی اب عموماً یہ شکایت ہوتی ہے کہ بعض بیمار اور بڑی عمر کی عورتیں کرسیاں صفوں کے بیچ میں رکھ کر بیٹھ جاتی ہیں۔ کرسی پر بیٹھنے والیاں جن کو مجبوری ہے وہ یا تو ایک طرف کرسی رکھا کریں یا جس طرح یہاں انتظام ہے کہ پیچھے کرسیاں رکھی جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کے آداب میں سے صفوں کو سیدھا رکھنا انتہائی ضروری چیز ہے اور آنحضرت ﷺ اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ خطبہ جمعہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ بعض عورتیں اور بچیاں جو شاید سکولوں میں چھٹیوں کی وجہ سے آجکل مسجد میں آ جاتی ہیں لگتا ہے کہ وہ نماز کی بجائے اس نیت سے اس میں آتی ہیں کہ سہیلیوں اور دوستوں سے ملاقات ہو جائے گی اور یہ جو مَیں نے کہا ہے کہ ملاقات ہو جائے گی تو وہ اس غرض سے اس میں آتی ہیں۔ یہ مَیں بدظنی نہیں کر رہا بلکہ بعضوں کے عمل اس بات کا ثبوت ہیں۔ مثلاً گزشتہ جمعہ کی یہاں کی رپورٹ مجھے ملی کہ بعض بچیاں خطبہ کے دوران اپنے اپنے موبائل پر یا تو ٹیکسٹ میسیجز (Text Messages) بھیج رہی تھیں اور یا باتیں کر رہی تھیں اور اس طرح دوسروں کا خطبہ جمعہ بھی خراب کر رہی تھیں جو وہ سن نہیں سکیں۔ یہی شکایت بعض چھوٹے بچوں کے بارے میں آتی ہے۔ آجکل ہر ایک کو ماں باپ نے موبائل پکڑا دیئے ہیں۔ حکم تو یہ ہے کہ اگر خطبہ کے دوران کوئی بات کرے اور اسے روکنا ہو تو ہاتھ کے اشارے سے روکو کیونکہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ یہ بظاہر چھوٹی باتیں ہیں لیکن بڑی اہمیت کی حامل ہیں اس لئے ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کسی نے اتنی ضروری پیغام رسانی کرنی ہے یا فون کرنا ہے کہ جمعہ کے تقدس کا بھی احساس نہیں اور مسجد کے تقدس کا بھی احساس نہیں تو پھر گھر بیٹھنا چاہئے، دوسروں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے۔ عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا اس بات سے زیادہ

بہتر ہے کہ مسجد آ کر دوسروں کی نمازیں خراب کی جائیں۔نماز باجماعت کا اصل مقصد دلوں کی کجی دور کرنا اور آپس میں محبت پیدا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ہو کر جھکنا ہے تا کہ ایک ہو کر واحد خدا کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں، نہ کہ دلوں میں نفرتیں بڑھیں اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنیں۔پس یاد رکھیں جہاں ایک مومن کے لئے نماز کا قیام انتہائی اہم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہے وہاں مسجد کا تقدس بھی بڑا اہم ہے۔

نمازوں کے حوالے سے ہی مَیں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا بھی حکم ہے۔پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی۔ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکرگزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔پھر شکر گزاری نہیں ناشکر گزاری ہوگی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ یعنی میری عبادت کرو۔اس پر عمل کرنا ہوگا۔پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

گزشتہ دنوں پاکستان سے آنے والے کسی شخص نے مجھے لکھا کہ میں ربوہ گیا تھا وہاں فجر اور عشاء پر مسجدوں میں حاضری بہت کم لگی۔یہ وہاں والوں کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ربوہ تو ایک نمونہ ہے اور گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرف بہت توجہ ہو گئی تھی۔آنے جانے والوں کی بھی بڑی رپورٹس آتی تھیں کہ ربوہ میں مسجدوں کی حاضری بڑھ گئی ہے بلکہ بازاروں میں بھی کاروبار کے اوقات میں دکانیں بند کر کے نمازیں ہوا کرتی تھیں۔گو کہ مجھے اس شخص کی بات پر اتنا یقین تو نہیں آیا۔مَیں تو ربوہ کے بارے میں حسن ظن ہی رکھتا ہوں لیکن اگر اس میں سستی پیدا ہو رہی ہے تو وہاں کے رہنے والوں کو اس طرف خود توجہ کرنی چاہئے۔ایک کوشش جو آپ نے کی تھی، نیکیوں کو اختیار کرنے کا جو ایک قدم بڑھایا تھا وہ قدم اب آگے بڑھتا چلا جانا چاہئے۔اللہ کرے کہ میرا حسن ظن ہمیشہ قائم رہے۔

اسی طرح عمومی طور پر پاکستان میں بھی اور دنیا کی ہر جماعت میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہیں، نمازوں کے قیام کی خاص طور پر کوشش کریں۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اُس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پاک نمونے پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ" یعنی تمام قسم کے ورد اسی میں ہیں" یہی نماز ہے۔اور اس سے ہر ایک قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب (الرعد:29)۔اطمینان، سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مقابل پر بنا دی ہوئی ہے۔مجھ پر تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے (حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا ہے) کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

(الحکم جلد 7 نمبر 20 مورخہ 31/ مئی 1903ء صفحہ 9)

دوسری بات جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے نمازوں کے ساتھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی مالی قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔لیکن اس میں بھی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جو قربانیاں کرنے والے ہیں بار بار ہر مالی قربانی میں وہی لوگ حصہ ڈالتے چلے جاتے ہیں۔لیکن ایک طبقہ جن کی کشائش بہت زیادہ ہے، جن کی استطاعت زیادہ ہے، وہ اس کے مطابق اپنے چندوں کی ادائیگی نہیں کرتے۔میں نے نماز کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ تمکنت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے، وہاں اسے اپنی عبادت سے مشروط کرتا ہے اور اگلی آیت میں عبادت کی وضاحت کی کہ نماز کو قائم کرنے والے لوگ ہوں گے۔لیکن جہاں یہ ذکر ہے کہ نماز کو قائم کرنے والے ہوں گے وہ صرف نماز کے بارے میں ہی نہیں فرمایا، بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کہ زکوٰۃ ادا کرو۔زکوٰۃ اور مالی قربانی بھی استحکام خلافت اور تمہارے اس انعام پانے کا ذریعہ ہے۔اور پھر آگے فرمایا وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے مسیح و مہدی کو مانا جس کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے خلافت کی دائمی خوشخبری فرمائی تھی۔

پس خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے اور اس دور میں اگر دین کی ضروریات کے لئے مالی تحریکات کی جاتی ہیں جو اگر زکوٰۃ سے پوری نہ ہو سکیں تو یہ عین اللہ اور رسول کی منشاء کے مطابق ہے۔خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ سے بڑھ کر جو اخراجات ہوتے تھے ان کے لئے چندہ لیا جاتا تھا۔یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کی اپنی ایک اہمیت ہے۔قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے۔لیکن ساتھ ہی بہت سی ضروریات کے لئے مالی قربانی کا بھی ذکر آتا ہے۔اس لئے ایک تو میں یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ جماعت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ کا نظام رائج نہیں اور ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے۔جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے اور جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو ادا کرنی چاہئے۔بعض منافق طبع یا کمزور لوگ یا لاعلم کہنا چاہئے، بعض دفعہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بعض ذہنوں میں یہ سوال ڈالتے ہیں اور نئے شامل ہونے والے احمدی اس سے بعض دفعہ ٹھوکر بھی کھاتے ہیں کہ جماعت چندے کے اسلامی طریق کو رائج کرنے کی بجائے اپنا نظام چلاتی ہے۔ایک تو زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے، اس کی کچھ شرائط ہیں جن کے ساتھ یہ فرض ہے اور دوسرے اس کی شرح اتنی کم ہے کہ آجکل کی ضروریات یہ پوری نہیں کر سکتی۔اور جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی زائد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، زکوٰۃ کے علاوہ زائد چندے لئے جاتے تھے۔زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر تو یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں۔سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلافت نبوت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس زمانے میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی ہے۔اس لئے خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔بعض لوگوں کو شرح پر اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شرح نہیں تھی، بعد میں مقرر کی گئی تو ضرورت کے مطابق مقرر کی گئی۔

پس خلافت کے ساتھ وابستہ ہو کر جہاں قیام نماز ہوگا، زکوٰۃ کی ادائیگی ہوگی، نمونے ہوں گے جس سے دین کی تمکنت قائم ہو، وہاں اللہ اور رسول کے حکموں پر عمل کر کے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے رحم کا وارث بھی بن رہا ہوگا۔ان دنوں میں بعض جماعتوں کو اپنے چندہ عام کے بجٹ پورے کرنے کی فکر ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پریشانی کا اظہار کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہمیشہ فضل رہا ہے اور افراد جماعت کو قربانی کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہی ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے بنے رہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرتے ہوئے عہدیداران کی پریشانیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔اس کی تو مجھے فکر نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے اس فرض کی طرف صحیح طور پر توجہ نہیں دیتا۔وہ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ دینے سے ان کی آمد میں کمی آ جائے گی۔یہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے اور

تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہو اور عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہو تو اللہ تعالیٰ پر یہ بدظنی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لئے رزق کی راہیں کھولنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’جو خدا کے آگے تقویٰ اختیار کرتا ہے، خدا اس کے لئے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبْ وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال وگمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، وعدوں کو سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے۔ پس خدا پر ایمان لاؤ، خدا سے ڈرنے والے ہرگز ضائع نہیں ہوتے۔ یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا ایک وسیع بشارت ہے، تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہوگا۔ اس کا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کردے گا‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر سورۃ الطلاق جلد چہارم صفحہ 402)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو کام کررہے ہیں وہ جائز ہیں یا ناجائز ہیں، ان کو چھوڑنا بڑا مشکل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو رازق نہیں سمجھتے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے کہا تھا کہ جو لوگ سؤر کے گوشت پکانے یا بیچنے یا براہ راست اس کے کاروبار میں ملوث ہیں، اس سے منسلک ہیں، وہ یہ کام نہ کریں یا اگر کرنا ہے تو پھر ایسے لوگوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ جس پر جرمنی کی جماعت نے ماشاء اللہ بڑی سختی سے عمل کیا ہے۔ باقی جگہ دوسرے ملکوں میں بھی یہ ہونا چاہئے۔ لیکن مجھے بعض لوگوں نے جو ایسی جگہوں پر کام کرتے تھے لکھا کہ ہماری تو روزی ماری جائے گی، یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔ تو میں نے کہا جو بھی ہوگا اگر براہ راست اس کام میں ملوث ہو تو پھر تم سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ تم نے یہ روزی کھانی ہے تو کھاؤ، اللہ کے مال میں اس کا حصہ نہیں ڈالا جائے گا۔ اگر تمہاری اضطراری کیفیت ہے تو اپنے پر لاگو کرلو، اس کو استعمال کرلو لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر کوئی ایسی اضطراری کیفیت نہیں ہے۔ اللہ جماعت کی ضروریات کو پوری کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انشاء اللہ کمی نہیں آنے دوں گا۔ حسب ضرورت انشاء اللہ جس طرح ضرورت ہوتی ہے اللہ پوری فرماتا ہے تو جماعت کو بھی میری اس بات سے بڑی فکر تھی کہ بہت سارے لوگوں سے اس طرح چندہ لینا بند ہو جائے گا۔ لیکن اب مجھے سیکرٹری صاحب مال نے وہاں سے لکھا ہے کہ اس دفعہ جو بجٹ آئے ہیں وہ اتنے اضافے کے ساتھ آئے ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے، پہلے کبھی اتنا اضافہ ہوا ہی نہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِب۔ پس اللہ تعالیٰ دے گا اور وہم وگمان سے بڑھ کر دے گا اور دیتا ہے لیکن تقویٰ پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ عمومی طور پر دنیا میں ہر جگہ چندہ عام میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہی مدّ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اخراجات پورے کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لیکن افریقن ممالک کو میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان میں جس طرح اس طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے تھی، توجہ پیدا نہیں ہو رہی۔ افریقن ممالک میں نائیجیریا میں جماعت کے ہر شعبہ میں ترقی نظر آرہی ہے اور اسی طرح چندوں میں بھی ہے، مجھے امید ہے کہ چندہ عام کی طرف بھی ان کی توجہ ہوگی کیونکہ باقی تحریکات میں بہت زیادہ ہے۔ نائیجیریا میں عمومی طور پر ملکی ترقی میں انحطاط ہے، باوجود ان کے وسائل ہونے کے، ان کے پاس تیل کی دولت ہونے کے، کرپشن اتنی زیادہ ہے کہ وہاں ترقی نہیں ہو رہی بلکہ ملک گرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی لوگ جو جماعت میں شامل ہوئے ہیں ان کے مزاج بالکل بدل گئے ہیں۔ اللہ کرے یہ پاک تبدیلی ان میں بڑھتی چلی جائے اور دوسرے افریقن اور غریب ممالک کے احمدی بھی، احمدیت کے اونچے معیاروں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں، اپنی مالی قربانیوں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں اور یہ احساس ان میں پیدا ہو کہ ہم نے اپنے نفس کی پاکیزگی کے لئے یہ مالی قربانیاں کرنی ہیں۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وطن کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، روحانیت میں بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اعلیٰ اخلاق میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، قربانیوں میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امیر ملکوں کے احمدی بھی اور غریب ملکوں کے احمدی بھی، اس بات پر عمل کرتے ہوئے کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے جہاں اپنے ہم وطنوں کے لئے دعائیں کریں، وہاں یہ کوشش بھی کریں کہ ان میں بھی اخلاقی اور روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں تا کہ اپنے اپنے ملکوں میں ایک انقلاب لاسکیں۔

پس ہر احمدی اس بات کی طرف خاص توجہ کرے کہ اس نے اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار کو بھی بلند کرنا ہے، تبھی دنیا میں حقیقی انقلاب لانے والے بن سکیں گے اور اپنے آپ کو بھی اس معیار پر لانے والے بن سکیں گے جس پر اللہ تعالیٰ ہمیں لانا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:۔

ایک افسوسناک اطلاع ہے کہ جماعت کے ایک بزرگ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال جن کی عمر 80 سال تھی، اپنی زمینوں پر، ڈیرہ پر رہا کرتے تھے۔ ان کو 8/اپریل کی صبح چند نامعلوم افراد نے شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا گھر نماز سنٹر تھا۔ وہیں ظہر وعصر اور مغرب کی نماز ہوتی تھی۔ رات کے کسی وقت چند افراد نے ان کے گھر جا کر ان پر وار کیا، بلکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق پہلے ان کو باندھا گیا، ٹانگیں باندھیں، ان کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے تھے، تکیہ دبا کر ان کا سانس روکا گیا اس سے ان کی شہادت ہوئی۔ اس کے بعد چھری کا وار بھی کیا گیا۔ خون نکلا ہوا تھا۔ بہرحال اگلے دن ان کی بہو جب گئیں تب پتہ لگا کہ اندر ان کی نعش پڑی تھی۔ انہوں نے احمدیوں کو اطلاع دی، پولیس کو اطلاع دی گئی تو بہرحال پتہ لگ رہا ہے کہ قریب کے کچھ ایسے شرپسند لوگ ہیں جو احمدیوں کے مخالف تھے، انہوں نے ان کو شہید کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ملک کے لوگوں کو بلکہ حکومت کو بھی عقل دے کہ جہاں ایسے قانون چل رہے ہیں جس میں کوئی انصاف نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو وہاں کے احمدیوں کے حقوق کی بھی، جو اِن کے شہری ہیں، حفاظت کرنے کی توفیق عطا کرے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی ایک حد تک ڈھیل دیتا ہے۔

دوسری افسوسناک اطلاع ہے مکرم قریشی محمود الحسن صاحب لمبے عرصے تک نائب امیر جماعت سرگودھا رہے ہیں ان کی عمر 92 سال تھی۔ یہ گزشتہ دنوں فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے بھی کافی لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی۔ سرگودھا میں رہے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ انہوں نے کافی لمبا کام کیا ہے۔ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو اور اسی طرح سیال صاحب کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ میں ہر دو کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ☆☆☆

......اضافہ اشتراک بدر......

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یکم اپریل ۲۰۰۷ء سے چندہ بدر میں مبلغ 50 روپئے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اب بدر کے خریداران کو سالانہ چندہ مبلغ تین صد روپئے (300/-) ادا کرنا ہوگا۔ جملہ خریداران بدر مطلع رہیں۔ (مینجر بدر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد | شہروز | مسرُور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

واقفینِ نو کیلئے

خدمت دین کی غرض سے پیشہ ورانہ انتخاب کے سلسلہ میں

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ۔ لندن)

بعض واقفینِ نو کے والدین انفرادی طور پر رابطہ کر کے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جب اُن کے بچے بڑے ہو جائیں گے تو وہ کس رنگ میں جماعت کی خدمت کریں گے۔ایسے والدین کی اطلاع اور عمومی رہنمائی کے لئے یہ مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13؍پریل 1987ء کو اس مبارک تحریک کے آغاز کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور اس کے بعد چار مزید خطبات میں احبابِ جماعت کو تفصیلی ہدایات سے نوازا تھا۔یہ خطبات پاکستان میں علیحدہ علیحدہ اور بیرون پاکستان کے لئے یکجائی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ان خطبات میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مبارک تحریک کے مختلف پہلوؤں مثلاً اس کے اغراض و مقاصد، والدین اور نظامِ جماعت کی ذمہ داریوں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔ان ہدایات پر غور کیا جائے تو وہ آئندہ کے لائحہ عمل پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔اسی لئے والدین کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ وقف کا ارادہ کرنے سے قبل ان خطبات کا بغور مطالعہ کریں اور وقف کرنے کے بعد بھی ان خطبات کو پڑھتے رہیں اور ان میں بیان فرمودہ ہدایات کو مدِّ نظر رکھ کر اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کرتے رہیں۔

سب سے اہم اور بنیادی بات

وقفِ نو کے ضمن میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہیں اور بڑے ہو کر انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کام کرنا ہے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

’’ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبۂ اسلام کی ایک صدی غلبۂ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیّت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنانا‘‘۔

(خطبہ جمعہ ۳؍ اپریل ۱۹۸۷ء)

وہ والدین جو اپنے بچوں کے ذہن میں شروع سے ہی یہ احساس پیدا نہیں کرتے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہیں اُن کے بچے بعض دفعہ بڑے ہو کر وقف کی طرف مائل نہیں ہوتے اور وقت آنے پر وقف کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے یا بڑے ہو کر ایسے پیشوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خدمتِ اسلام سے محروم رہ جاتے ہیں۔اس لئے اس پہلو پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کہ شروع سے ہی بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ انہیں خدمتِ اسلام کے لئے مانگا گیا تھا اور یہ کہ ان سے کیا بلند توقعات وابستہ کی گئی ہیں۔

اس ضمن میں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ:

’’خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں......پیشتر اس کے یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں، جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍ فروری 1989ء)

والدین کو شروع سے ہی اس بات کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ان کا بچہ بڑا ہو کر کس طرح خدمت کرے گا۔کیا وہ بطور مربی سلسلہ اسلام کی خدمت کرے گا یا کسی اور رنگ میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ مثلاً استاد، ڈاکٹر یا زبانوں کا ماہر بن کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرے گا۔اس امر کے لئے والدین کی خواہشات کے علاوہ بچوں کے ذہنی رجحان کو بھی ملحوظ رکھا جانا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے مرکزی ہدایات کے تحت تمام ممالک اور جماعتوں کو ہدائت کی گئی تھی کہ وہ کریئر پلاننگ کمیٹیاں تشکیل دیں جو والدین کی خواہشات، بچوں کے ذہنی رجحانات، ان کی تعلیمی استعدادوں اور جماعتی ضروریات کو مدِّنظر رکھ کر والدین کی رہنمائی کریں۔والدین کو چاہئے کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان اور صدر صاحبان سے رابطہ رکھیں اور جہاں جہاں ایسی کریئر پلاننگ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں ان سے استفادہ کریں۔اگر کہیں ایسی کمیٹیاں قائم نہیں ہوئیں تو ذمہ دار عہدیداران کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے پھیلتی ہوئی جماعت اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ بے شمار پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے واقفین زندگی وقت کے جدید تقاضوں کے تحت خدمات کے لئے دستیاب ہوں۔اسی مقصد کے حصول کے لئے حضور رحمہ اللہ نے تحریک وقفِ نو کو جاری فرمایا تھا۔حضور رحمہ اللہ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں نیز جماعت کی آئندہ زمانوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عمومی رہنمائی کے طور پر چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔

مربّیان اور مبلغین:

جماعت کو بے شمار مربیان کی ضرورت ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ اور تربیت کا کام کرسکیں۔جامعہ احمدیہ میں عام طور پر میٹرک یا جی سی ایس سی کے بعد بچے داخلہ لیتے ہیں اور پانچ سات سال کی تعلیم کے بعد شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی سلسلہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔اُس کے بعد بعض مربّیان مزید تعلیم اور ریسرچ کے ذریعہ مختلف مضامین مثلاً قرآن، حدیث، فقہ، کلام اور موازنہ مذاہب وغیرہ میں اختصاص (Specialisation) بھی حاصل کرتے ہیں۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ، قادیان، انڈونیشیا، گھانا، تنزانیہ، نائیجریا، انگلستان اور کینیڈا میں بھی جامعات قائم ہیں۔

وقف اور تعلیمی مہارت کا اصل مقصد

مربّیان اور مبلغین کی تیاری کے علاوہ والدین کی عمومی رہنمائی کے لئے چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔پیشوں کے ذکر سے قبل یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ وقف اور مختلف پیشوں کے ذریعہ خدمت کا اصل مقصود خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد رسول اللہ کے ساتھ اپنا اور اپنی اولاد کا تعلق مضبوط کرنا ہے اور روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔اس عظیم مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

’’دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے، ان کو اپنے لئے خاص کر لے تیرے ہو کر رہ جائیں۔اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول ﷺ کے خدا کی غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو‘‘۔

(خطبہ جمعہ 3؍ اپریل 1987ء)

نیز حضور رحمہ اللہ نے والدین کو توجہ دلائی کہ بچوں کو شروع سے ہی متقی بنانے کی کوشش کریں اور ان کے دل دین کی طرف راغب کریں۔فرمایا:

’’واقفینِ نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں اور ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو‘‘۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1989ء)

زبانوں کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔اے/ پی۔ایچ۔ڈی۔

موزوں: مردوں/عورتوں کے لئے۔

آئندہ زمانوں میں جماعت کو ایسے بیشمار ماہرین کی ضرورت ہوگی جو مختلف زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہوں یعنی بول چال اور تحریر کی مشق رکھتے ہوں نیز ترجمہ اور تصنیف کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ وہ قرآن مجید، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء احمدیت کے خطبات اور ان کی تصانیف نیز سلسلہ کے دیگر لٹریچر کو باآسانی تراجم کی صورت میں پیش کرسکیں اور ضرورت پڑنے پر ان ملکوں میں تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کرسکیں۔

حضور رحمہ اللہ نے اپنے خطبات میں ایسی زبانوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے واقفینِ نو کو اردو، عربی، انگریزی، روسی، چینی، اٹالین، پولش، سپینش، پرتگالی، ٹرکش، کورین اور جاپانی زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا حضور رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جرمنی کی جماعت خاص طور پر اپنے واقفین کو ایسٹرن بلاک کی زبانوں یعنی ہنگیرین، رومانین، البانین، بلغارین اور چیکوسلواکین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار کرے کیونکہ یہ ایسی زبانیں ہیں جن کا جرمنی سے تعلق ہے اور جرمن قوم ان سے پرانے تاریخی روابط رکھتی ہے۔

اپنے خطبات میں حضور رحمہ اللہ نے خاص طور پر لڑکیوں کو زبانوں کے ماہرین بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے نیز یہ کہ وہ ٹائپ اور کمپیوٹر پر کام کرنا بھی سیکھیں تا کہ وہ بغیر خاوندوں سے علیحدہ ہوئے گھر بیٹھے تصانیف کا کام کرسکیں۔

اسی طرح فرمایا کہ وہ بچے جو مغربی دنیا میں آباد ہیں ان کے لئے ان ملکوں میں زبانیں سیکھنے کی بہت سہولتیں حاصل ہیں اس لئے ان کے والدین کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ شروع سے ہی اس بات کا مصمم ارادہ کرلیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی نہ کسی زبان کا ماہر بنانا ہے۔

دینی امور کے ماہرین:

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ واقفین میں سے ایک حصہ ایسا ہونا چاہئے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی امور کے ماہر بنیں مثلاً کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماہر ہوں۔اسی طرح بعض غیر احمدی مسلمانوں سے

متعلق فرقوں میں اختصاص حاصل کریں۔

موازنہ مذاہب:

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کچھ واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے بعد مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت، ہندوازم، یہودیت، اور بہائی ازم کا سپیشلسٹ بنایا جائے۔ وہ اس قابل ہوں کہ تحقیقی مقالے تحریر کرسکیں اور اپنے مضمون میں اتھارٹی ہوں۔

اساتذہ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ایڈ/ایم۔ایڈ

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ایسے اساتذہ جو ہائی سکول اور کالج کے درجہ پر پڑھاسکیں خصوصاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضیات، جغرافیہ، عربی اور انگریزی کے مضامین میں ایم۔اے یا ایم ایس سی کیا ہو۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تعلیم کے شعبہ میں بہت کام کرسکتی ہیں۔

حضور رحمہ اللہ نے بچیوں کو علم سکھلانے اور ان کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

”بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں اور علم تو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی ایڈ یا ایم ایڈ کہا جاتا ہے ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں داخل کریں آئندہ بڑے ہو کر۔ لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں شروع کریں“۔

(خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین یا اساتذہ میں سے ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوگی جو آگے چل کر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے پروگرام تیار کریں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کئے جاسکیں۔ ان زبانوں کو سکھانے کے لئے کتب اور وڈیو کیسٹ بھی تیار کی جاسکتی ہیں۔ ایسے واقفین مختلف ملکوں کے مراکز میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور ان کے انتظامات کے لئے بھی بہت کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔

ریسرچ سکالرز:

آئندہ جماعت کو ایسے ریسرچ سکالرز کی بھی ضرورت ہوگی جو اعلیٰ تعلیم کے بعد ریسرچ کا تجربہ رکھتے ہوں اور سائنسی و غیر سائنسی یا کسی بھی موضوع پر ریسرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اس ذریعہ سے خدمتِ دین کرسکیں۔

میڈیکل:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔بی۔بی۔ایس/ ایم۔ڈی/ بی۔ڈی۔ایس/ اعلیٰ تعلیم کے ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

واقفین نو کو ایسے ڈاکٹر بنانے کی کوشش کریں جو جماعت کے ہسپتالوں میں بطور جنرل فزیشن، سرجن، مختلف امراض اور دندان سازی کے ماہرین کے طور پر کام کرسکیں۔ میڈیکل کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبہ کی اپنی اہمیت ہے۔ جماعت کو ہر میدان کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

اس سلسلہ میں حضور رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کو خدمت کے میدان میں لیڈی ڈاکٹرز کی بہت ضرورت ہے اور بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں۔ اس لئے احمدی بچیوں کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہیں۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

”ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواتین ڈاکٹروں کو خدا تعالیٰ اگر توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑسکتی ہیں اور اس رستے سے پھر وہ اسلام کا پیغام دینے میں بھی دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اس لئے احمدی خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں“

(خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ہومیوپیتھی:

متوقع تعلیمی معیار: باقاعدہ مستند کورس کے ساتھ حاصل کردہ ڈگری۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے دنیا بھر میں یہ طریق علاج مقبول ہو رہا ہے اور اس کے باقاعدہ ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔ سیّدنا حضور رحمہ اللہ کی ذاتی دلچسپی اور توجہ سے یہ طریق علاج جماعت میں بھی بہت مقبول اور رائج ہو چکا ہے۔ مختلف ممالک میں ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ان سے بہت استفادہ کیا جا رہا ہے۔ آئندہ جماعت کو باقاعدہ مستند تربیت یافتہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہوگی جو اس کام کو آگے بڑھاسکیں اور دنیا کی خدمت کرسکیں۔

نرسنگ:

متوقع تعلیمی معیار: نرسنگ کے ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے جنرل نرسنگ، مڈوائفری اور اپریشن تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ اور اہلیت۔

میڈیکل ٹیکنیشین:

متوقع تعلیمی معیار: مختلف ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

احمدیہ ہسپتالوں اور کلینک میں کام کرنے کے لئے ریڈیوگرافر، فزیوتھراپسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہوگی۔

فارماسسٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔فارمیسی۔

موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے

مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں میں فارمیسی اور ادویات کے کام کو سنبھالنے کیلئے فارماسسٹس کی بھی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے واقفین کو اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

کمپیوٹر کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری/ ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کمپیوٹر اور نئی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے اور آئندہ زمانوں میں بے شمار ماہرین کی ضرورت ہوگی جو مختلف قسم کے پروگرام تیار کرکے جماعتی ضروریات کو پورا کرسکیں۔ کمپیوٹر کی کئی شاخیں ہیں مثلاً سافٹ ویر، ہارڈ ویر اور ڈیزائن گرافکس وغیرہ اس لئے کمپیوٹر کے مختلف کاموں کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

پرنٹرز:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ ڈگری۔

موزوں: مردوں کے لئے۔

اشاعت جماعت کا ایک نہائت اہم شعبہ ہے۔ کتب اور لٹریچر کی معیاری چھپائی کے لئے ایسے تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہوگی جو فنی مہارت کے ساتھ جماعت کے مختلف ممالک میں قائم شدہ یا آئندہ قائم ہونے والے پرنٹنگ پریسوں کو اعلیٰ طریق پر چلاسکیں۔

براڈکاسٹنگ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ ڈگری۔

موزوں: مردوں/عورتوں کے لئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں MTA کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ انشا اللہ یہ سلسلہ اور ترقی کرے گا تو اس وقت ایسے واقفین کی ضرورت ہوگی جو پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ براڈ کاسٹنگ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیوگرافی سے متعلقہ امور کو جدید تقاضوں کے مطابق چلاسکیں۔ یہ بھی بہت وسیع میدان ہے۔ اس میں تیزی سے نئی ضرورتیں سامنے آرہی ہیں اور جماعت کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ریکارڈنگ، سکرپٹ رائیٹنگ، نیوز ریڈنگ، دستاویزی فلموں کی تیاری اور انٹرویو کرنے والے نیز سیٹلائٹ کمیونیکیشن کے ماہر ہوں۔

جرنلزم:

متوقع تعلیمی معیار: ایم اے۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

جماعتی اخبارات، رسالہ جات، اشاعت اور پریس کے متعلقہ امور کو بہترین خطوط پر چلانے والے، اچھا تصنیفی کام کرنے والے جرنلسٹ بھی جماعت کو چاہئیں۔ اس لئے واقفین نو کو جرنلزم اور اس کے مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

اکاؤنٹنٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی کام/ ایم کام۔

اکاؤنٹس کے ماہرین جو جماعت کے مالی نظام کے لئے کام کرسکیں۔

آرکیٹیکٹ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو دنیا بھر میں جماعت کی مساجد، ہسپتالوں اور دیگر عمارات کے ڈیزائن اور ان سے متعلقہ امور میں خدمت بجالاسکیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو مارکیٹنگ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کی کتب اور لٹریچر کی فروخت اور ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ امور کی نگرانی کرسکیں۔

زراعت:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

افریقہ کے ممالک میں یا جہاں بھی آئندہ جماعت کو ضرورت ہو ایسے واقفین درکار ہوں گے جو مختلف پراجیکٹس پر کام اور نگرانی کرسکیں۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ واقفین میں سے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آثارِ قدیمہ کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کریں اور قرآن مجید کے کلام اور نور کی روشنی میں اس مضمون کو لیں اور دنیا پر قرآن اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔

انجینئرز:

یہ بھی ایک بہت وسیع میدان ہے۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے نتیجہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئرز کی ضرورت ہوگی جو جماعت کی مساجد، عمارات اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے کام کو سنبھال سکیں۔ اسی طرح الیکٹرونکس کے ماہر انجینئرز کی بھی ضرورت ہوگی جو جماعت کی ضروریات کو پورا کرسکیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ عمومی رہنمائی ہے۔ ہر ملک میں واقفین کی رہنمائی کے لئے قائم کرئیر پلاننگ کمیٹیاں جماعت کے عالمی و ملکی تقاضوں اور بچوں کے رجحانات اور استعدادوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مزید مشورہ دے سکتی ہیں۔

والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے سنجیدگی سے سوچنا شروع کریں کہ ان کے بچوں نے کس نہج پر تعلیم حاصل کرنی ہے اور کس رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرنی ہے۔ اس تیاری میں یہ خیال کرکے دیر نہ کریں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں، جب بڑے ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔ ابھی سے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں اور پھر اپنی پوری سعی کے ساتھ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرے تمام والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے اس ذمہ داری سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہوں کہ ان کے بچے پیارے آقا کی تمناؤں اور والدین کی خواہشات کے مطابق نافع وجود بن کر خدمتِ اسلام و خدمت بنی نوع انسان میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

❀❀❀❀❀

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 13.4.07)

قرار داد ھائے تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

منجانب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان اپنے خصوصی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ، صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اور آپ کی صاحبزادیوں، آپ کے بھائیوں اور بہنوں اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد، جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان، درویشان قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و بیگم سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ ابوبکر صاحب جو جماعت میں عرب صاحب کے نام سے جانے جاتے ہیں کے بطن سے ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کیا۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو قادیان میں ہی رہنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کی سعادت اور خوش بختی تھی کہ انتہائی چھوٹی عمر میں آپ نے اپنے سارے خاندان سے الگ قادیان کی مقدس بستی کو مستقل طور پر اپنایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح یا ابت افعل ما تؤمر کی زندہ مثال قائم کی اور تادم مرگ اس عہد کو نبھایا۔ برصغیر ہند کی تقسیم کے انتہائی پُر آشوب دور میں آپ درویشان قادیان کے لئے انتہائی ڈھارس کا موجب تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ناظر دعوت و تبلیغ مقرر فرمایا اور آپ ساتھ ساتھ اپنی دینی تعلیم کی تکمیل بھی کرتے رہے۔

اس دور میں حکومت کے چیدہ افراد سے ملاقات میں آپ ہمیشہ ان وفود کے ممبر ہوتے تھے جو حکومت کو درویشان کی مشکلات سے آگاہ رکھتا تھا۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات کے بعد آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے اہم عہدوں پر فائز فرمایا۔ اور حضرت میاں صاحب نے اپنی وفات تک ان ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔

آپ جماعتوں میں اکثر دورے فرماتے تھے اور بھارت کی احمدی جماعتوں میں شاذ ہی کوئی احمدی خاندان ہوگا جس کے تفصیلی حالات سے حضرت میاں صاحب واقف نہ ہوں اور جن کے ساتھ حضرت میاں صاحب کا ذاتی تعلق نہ ہو۔

آپ بھارت میں دار المسیح کے علاوہ خلافت احمدیہ کے بھی امین تھے۔ چنانچہ خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے انتخابات میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں اتحاد اور یکجہتی کو قائم رکھنے میں آپ نے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔

آپ جملہ افراد جماعت بھارت کے لئے خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں مرجع خاص و عام تھے۔ آپ کا وجود ایک نافع الناس وجود تھا۔ بھارت کے اکثر احمدی احباب بلکہ بعض غیر مسلم بھی آپ سے اپنے ذاتی اور خاندانی امور میں مشورہ لیتے تھے اور آپ کے مشورہ اور دعا سے ان کو سکینت اور راہنمائی ملتی تھی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے اور ان کا خود حامی و ناصر ہو اور درویشانِ قادیان، احباب جماعت قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے جملہ احباب کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین!

منجانب مجلس انصار اللہ پاکستان

ہم ممبران عاملہ انصار اللہ پاکستان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی وفات پر پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت میاں صاحب کی بیگم حضرت صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ آپ کے صاحبزادے، صاحبزادیوں، بھائیوں اور بہنوں خاندان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد، ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان، درویشان قادیان اور جماعت احمدیہ بھارت سے دلی تقریب کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے، کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور وہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے اور قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوں۔ آمین

بھارت کی جماعتوں کے قیام و استحکام کے لئے آپ نے بہت کام کیا ان کی تنظیم سازی کی اور ان میں دعوت الی اللہ کا شعور بیدار کیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین، باکمال مقرر، حلیم الطبع، نرم اور مدبرانہ شخصیت اور قائدانہ صلاحیتوں کے حامل بزرگ تھے۔ غیر مسلموں کی طرف سے بھی آپ کو بے انتہا عزت اور احترام حاصل تھا اور وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے آپ کی بزرگی اور حسن خلق کے مداح تھے۔

آپ نے خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے انتخابات کے وقت جماعت احمدیہ بھارت میں اتحاد اور یکجہتی کو قائم رکھنے میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت اور عشق کا تعلق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ سے بہت لگاؤ تھا۔ خلافت سے عقیدت اور اطاعت بلند مقام کے حامل تھے۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۴ مئی ۲۰۰۷ء میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند سے بلند فرمائے آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب لجنہ اماء اللہ پاکستان

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی وفات کا بہت غم اور افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں آپ کی درویشانہ زندگی کا آغاز ہوا اور آپ نے قادیان اور دیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگرانی کرنے کا اہم فریضہ ادا کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اپنی ساری زندگی انتہائی وفاداری عاجزی اور انکساری اور جذبہ فرض شناسی سے سرشار ہو کر عہد وفا کو نبھایا۔ مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات انجام دیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کی حیثیت سے اُن کے لائے ہوئے مشن کی تکمیل میں اپنی صلاحیتیں صرف کر دیں جماعت کے عزت و وقار کو بلند کرنے کا آپکو ہر آن خیال رہتا۔

آپ دیار مسیح میں شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے بھجوائے گئے تھے انتہائی تکلیف دہ حالات میں غربت مالی تنگی اور خوف کے وقت میں نہایت صبر اور حوصلہ سے تمام تکالیف برداشت کیں اور دوسرے درویشوں کے حوصلے بھی بلند کرتے رہے اور یہی تلقین کی کہ قادیان ہمارا دائمی مرکز ہے اس کی ہر آن حفاظت کریں گے اور اپنی جانیں بھی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت فرمائی اور پیارے مسیح کی مقدس بستی کی حفاظت فرمائی۔

خدا پر آپ کو توکل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ عشق رکھتے تھے حضرت میاں صاحب کو خلافت سے محبت تھی۔ خلافت کا نہایت درجہ ادب و احترام کرتے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم اور اشارے پر فوری عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ آپ بہت نیک دعا گو بزرگ تھے۔ جذبہ خدمت خلق سے سرشار تھے آپ کا محبت و شفقت سے لبریز وجود ضرورت مندوں کی خبر گیری کرنے اور ان کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا۔ ہندوستان کی جماعتوں کو منظّم کرنے میں آپ کا کردار نمایاں ہے آپ کا حسن سلوک اور مشفقانہ انداز لوگوں کو آپ کے قریب لے آتا۔ آپ کے اسی حسن سلوک کے نتیجہ میں قادیان اور قادیان کے باہر غیر بھی آپ کا بہت عزت و احترام کرتے تھے۔

خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں اس مقدس و پاکیزہ وجود پر ہوں جس نے اپنی ساری زندگی قربانی کرتے ہوئے وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے اور وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے گذار دی۔ آپ ایک عظیم مجاہد تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی بیگم صاحبہ، حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ، آپ کے صاحبزادے، صاحبزادیاں بالخصوص مکرمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ صدر لجنہ پاکستان اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز قادیان کے جملہ احمدی افراد سے دلی دکھ افسوس اور رنج کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں خدا تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور بچگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

منجانب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان بھارت کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت کا بھی عظیم ملکہ عطا کیا تھا اور اس کے ساتھ ہمت و حوصلہ اور وسیع القلبی بھی آپ کی صفات حسنہ میں شامل تھیں۔ آپ واقف زندگی تھے اور ہمہ وقت سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے متعدد جلیل القدر عہدوں پر فائز رہتے ہوئے قابل قدر خدمات کی توفیق پائی۔

آپ حلیم الطبع، ملنسار، غریبوں اور کمزوروں کے ہمدرد اور نہایت شفیق انسان تھے۔ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ آپ نے درویشانِ قادیان کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے بہت سے کام سرانجام دیئے۔ نیز آپ کی شخصیت کو قادیان اور بیرون قادیان غیروں کی طرف سے بے انتہا عزت اور احترام حاصل تھا اور وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ آپ کے صاحبزادہ اور تینوں صاحبزادیوں سب بھائیوں، بہنوں اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور جماعتہائے احمدیہ بھارت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

منجانب جماعت احمدیہ یو کے

ہم ممبران جماعت احمدیہ یو کے و مجلس عاملہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی کی اچانک وفات پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت میاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ، آپ کے بچگان اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی رنج و غم کا اظہار اور تعزیت کرتے ہیں۔ آپ کو اپنی ابتدائی زندگی سے ہی سلسلہ کے مختلف عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ امیر مقامی کی وفات کے بعد آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے اہم عہدوں پر سرفراز فرمایا۔ اور حضرت میاں صاحب نے ان ذمہ داریوں کو کما حقہ نبھایا اور اپنی وفات تک ان عہدوں پر فائز رہے۔

آپ نے تمام زندگی بھارت کی تمام جماعتوں اور احباب جماعت سے ذاتی تعلق قائم کر رکھا تھا۔ آپ بھارت کی تمام بڑی چھوٹی جماعتوں کے دَورے کرتے اور جماعتوں کی تقویت کا باعث بنتے تھے۔ آپ کا خلافت سے محبت اور اخلاص اور وفا کا تعلق بھی بے مثال تھا۔ آپ جہاں خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے وہاں مسلم غیر مسلموں اور عوام الناس میں بھی بے حد ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت میاں صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے جانے سے جو کمی ہوئی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کمی کو پورا کرنے کا انتظام فرمائے۔ آمین

منجانب جماعت احمدیہ جرمنی

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۲۱ سال کی عمر میں ہجرت پاکستان کے چند ماہ بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں درویشان قادیان کے قافلہ میں شامل ہو گئے تھے اور پھر تا حیات ابتلاؤں اور مصائب و مشکلات کی اس وادی میں سکونت رکھتے ہوئے مرکزی سلسلہ کی حفاظت اور آبادی کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس دوران آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہنے کی سعادت ملی۔ آپ نے ان فرائض کی ادائیگی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی اور اس راہ میں تمام صعوبت سے بے پرواہ ہو کر دور دراز کے سفر کرنا آپ کا آخر تک معمول رہا۔ میاں صاحب مرحوم ایک بلند پایہ عالم باعمل تھے اور ایک بااثر شخصیت کے حامل وجود تھے۔ اس حوالہ سے آپ نے احباب جماعت کی تعلیمی و تربیتی ضروریات پر ہمیشہ توجہ دی اور اپنا کردار پوری ذمہ داری سے ادا کیا۔ آپ ایک مؤثر و دلنشین مقرر بھی تھے۔ قادیان اور دیگر متعدد ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ میں آپ کی تقاریر آپ کی اس صلاحیت کی شاہد ہیں۔ آپ نہایت شفیق، سادہ دل، سادہ طبیعت، حلیم، باہمت، دعاگو اور بالخصوص درویشان قادیان کے لئے بے حد مونس و غمخوار وجود تھے۔ اسی طرح عبادات میں انہماک، تلاوت قرآن کریم کا دلکش معلمانہ انداز، ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ غیر معمولی محبت و شفقت سے پیش آنا جیسی صفات جمیلہ نے آپ کی شخصیت کو بے حد پُرکشش بنا دیا تھا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کی وفات پر ہم سب افراد جماعت جرمنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی اہلیہ محترم سیدہ امۃ القدوس صاحبہ، آپ کی بیٹیوں اور بیٹے اور دیگر جملہ اعزہ نیز درویشان قادیان اور احباب جماعت احمدیہ عالم گیر سے اپنے گہرے دلی جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس عظیم وجود، عالم باعمل خادم سلسلہ اور مشفق و مہربان بزرگ پر اپنے انوار اور اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور آپ کی نیکیوں اور خوبیوں اور دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنادے۔ آمین

غیر مسلم تنظیموں کی جانب سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر قراردادہائے تعزیت

درج ذیل غیر مسلم تنظیموں اداروں اور اسکولوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے قراردادہائے تعزیت ارسال کی ہیں جن میں آپ کی خوبیوں ملنساری اور بھائی چارے اور امن کے متعلق آپ کی کوششوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

☆ گورمت پرچار سوسائٹی قادیان
☆ سکھ نیشنل کالج قادیان
☆ روٹری کلب بٹالہ
☆ دیدکور آریہ گرلز ہائی اسکول قادیان
☆ دیانند اینگلو ویدک سکول قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر افسوس کے پیغامات

درج ذیل جماعتوں اور احباب جماعت کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی خدمت میں افسوس کے پیغامات اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان احباب کی نیک تمناؤں کو قبول فرمائے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اپنے مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم افتخار احمد صاحب ایاز، لندن
☆ مکرم رشید خالد صاحب لاہور
☆ مکرم فلاح الدین خان صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ
☆ مکرم عبدالمنان میر پور خاص پاکستان
☆ مکرم اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ
☆ لجنہ اماءاللہ ربوہ
☆ مکرم بی ایس بستہ آڈیٹر احمدیہ سنگھ نیپال
☆ لجنہ اماءاللہ ضلع شیخو پورہ پاکستان
☆ مسز فریدہ توجو ماریشس
☆ مکرم اشفاق احمد ملک صاحب صدر جماعت اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے
☆ مجلس انصار اللہ ربوہ
☆ مکرم حفیظ احمد سوکیا جنرل سیکرٹری ماریشس
☆ جماعت احمدیہ کاٹھمنڈو نیپال
☆ مکرم نصیب احمد معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان
☆ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کولون جرمنی
☆ مکرم داؤد احمد کاہلوں سابق صدر انصار اللہ جرمنی
☆ مکرم موسیٰ توجو صدر مجلس انصار اللہ ماریشس
☆ مکرم کلیم احمد طاہر مربی سلسلہ ربوہ
☆ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی نظارت اشاعت ربوہ
☆ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب سویڈن
☆ مکرم حنیف احمد محمود صاحب ربوہ
☆ مسز جمیہ شریفۃ النساء میکن صدر لجنہ انڈونیشیا
☆ جماعت احمدیہ جارجیا امریکہ
☆ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن پاکستان
☆ مکرمہ طاہرہ احمد صدر لجنہ لاہور
☆ مکرم بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ربوہ
☆ مکرم وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے

☆ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ
☆ مکرم محمود احمد سمیع اللہ صدر جماعت ممبئی
☆ لجنہ اماءاللہ کالیکٹ
☆ مکرم مصطفیٰ ایوب صاحب بھاگلپور
☆ مکرم عبدالحفیظ صاحب ایڈیشنل مجسٹریٹ ضلع سانبہ جموں
☆ مکرم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگھیر
☆ مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کیرنگ
☆ مکرم ٹی میمونہ بی میانمار برما
☆ مجلس عاملہ چنئی
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب سہارنپور
☆ مکرم عبدالرحمٰن ایتو صاحب زونل امیر کشمیر
☆ مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب زونل امیر تامل ناڈو ساؤتھ زون
☆ مکرم کلیم احمد طاہر نظارت اشاعت ربوہ
☆ مکرم سید عبدالفہیم صاحب جماعت احمدیہ برہ پورہ
☆ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد
☆ جماعت احمدیہ کالیکٹ
☆ جماعت احمدیہ کالیکٹ
☆ جامعہ احمدیہ قادیان
☆ مکرمہ صالحہ خاتون بھدرک اڑیسہ
☆ مکرم عبدالحمید ٹاک صاحب زونل امیر کشمیر
☆ مکرم ایاز رشید صاحب مبلغ سلسلہ
☆ مکرم گلزار احمد گنائی سابق قائد خدام الاحمدیہ شی نگر
☆ مکرم خواجہ عبدالحمید انصاری حیدرآباد دکن
☆ مکرم کے ایم شاہ الحمید تریچرہ پلی تامل ناڈو
☆ لجنہ اماءاللہ کالیکٹ
☆ مکرم عبدالودود خان خدام الاحمدیہ اڑیسہ
☆ مکرم این کنجی احمد صاحب زونل امیر کیننانور
☆ مکرم بی پی احمد کبیر زونل امیر ارناکلم
☆ مکرم جماعت احمدیہ یاری پورہ کشمیر
☆ جماعت احمدیہ شموگہ
☆ جماعت احمدیہ فیض آباد کالونی
☆ مکرم حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ
☆ مکرمہ صدر لجنہ کیرنگ
☆ مجلس انصار اللہ قادیان
☆ مکرم کے ایم سید محمد کڈلور صدر جماعت تامل ناڈو
☆ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون نمبرا
☆ جماعت احمدیہ یادگیر
☆ دفتر وقف نو قادیان
☆ لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ
☆ مکرم ثناء اللہ احمد صاحب آف شاہ پور کرناٹک

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

کیرلہ میں شاندار نمائش، الانلور میں مسجد کا افتتاح کوڈونگلور میں سنگ بنیاد، ایرناکلم زون کا سالانہ اجتماع۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب

نمائش: محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان (موجودہ ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان) دو ہفتہ کے لئے کیرلہ میں دورہ پر تشریف لائے۔ خاکسار بھی پورے دورے میں آپ کے ساتھ تھا۔ مورخہ ۲۳ فروری کو کینانور کے وسیع وعریض پولیس میدان میں نہایت شاندار نمائش منعقد ہوئی جس کا افتتاح مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔ اس نمائش میں انسانی پیدائش کے متعلق مراحل سے شروع ہو کر انبیاء کرام کی آمد، سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آپ کے بارے میں کتب سابقہ میں پیشگوئیاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کے بارے میں پیشگوئیاں، خلافت احمدیہ کا قیام اور خلافت کی مبارک قیادت میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیاں وغیرہ تصاویر پر مشتمل 150 Charts نمائش پنڈال میں آویزاں تھے نیز قرآن کریم کی تعلیمات اور موجودہ سائنسی ترقیوں کی مطابقت اور موازنہ بھی چارٹوں میں دکھائے گئے تھے۔ پنتالیس زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دیگر بہت ساری کتب نمائش کے لئے رکھی گئی تھیں۔

نمائش دیکھنے اور سمجھنے کے لئے روزانہ ہزاروں لوگ آتے رہے یہ نمائش ۲۳ فروری تا ۱۰ مارچ جاری رہی اس اثناء میں قریباً پچیس ہزار افراد نے نمائش دیکھی سینکڑوں افراد سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اس کے لئے نمائش میں الگ کیبن بنے ہوئے تھے۔ ہمارے مبلغین کو خوب تبلیغ کی توفیق ملی۔ ۷۰ ہزار روپئے کی کتب فروخت ہوئیں۔ نمائش کے بارہ میں مقامی اخبارات اور ٹی وی میں خوب نشریات ہوتی رہیں۔ بہرحال یہ نمائش خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ الحمدللہ۔

مسجد کا افتتاح: مورخہ ۲۴ رفروری کو الانلور میں نئی تعمیر شدہ نہایت خوبصورت مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد منعقدہ پیشوایان مذاہب کے جلسہ کا محترم ناظر صاحب نے افتتاح فرمایا۔ ایک ہندو اسکالر ایک پادری اور خاکسار نے علی الترتیب ہندو مذہب عیسائیت اور اسلام پر تقریریں کیں۔

مسجدوں کی تعمیر کا معائنہ: اس دورے میں جماعت ہائے احمدیہ پلّر وتی، الیپی، ایراپورم اور منجیری میں تعمیر ہونے والی دو منزلہ مساجد کا معائنہ کیا۔ اور مناسب ہدایتیں دیں ایراپورم میں جب ہم گئے تو مسجد کی چھت میں Concreat ڈالنے میں درجنوں احباب جماعت مع مقامی معلم صاحب کو مصروف پایا۔ جزاھم اللہ

مسجد کا سنگ بنیاد: اس دورے میں جماعت احمدیہ کوڈونگلور میں مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ الحمدللہ

تربیتی تقریریں: اس دورے میں ۱۴ جماعتوں میں منعقدہ تربیتی اجلاسوں کو ہم دونوں نے مخاطب کیا ہر جماعت میں احباب ومستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی ہر جماعت میں بعد نماز فجر خاکسار قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔

سالانہ اجتماع: کیرالہ کے ایرناکلم زون کا تربیتی سالانہ اجتماع مورخہ ۴ مارچ کو منعقد ہوا محترم ناظر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ خاکسار نے خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی میں ہماری ذمہ داریوں کے عنوان پر تفصیلی تقریر کی دوسری نشست میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ومکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب نے تقریر کی۔

خدا کے فضل سے اس دورے میں بیس جماعتوں میں گئے ہر جماعت میں ہم نے وہاں کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور مناسب ہدایتیں دیں۔ خدا کے فضل وکرم سے یہ دورہ بہت کامیاب اور مفید ثابت ہوا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرالہ)

راجستھان کے مختلف علاقوں میں مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے مفت ہومیو پیتھک کیمپ کا انعقاد

مورخہ ۵ /اپریل تا ۹ /اپریل ۲۰۰۷ء صوبہ راجستھان کے مختلف علاقوں میں مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے مفت ہومیو پیتھک کیمپ لگایا گیا۔ مورخہ ۵ /اپریل ۲۰۰۷ء کو مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے ڈاکٹر مکرم سید سعید احمد صاحب ومکرم دلاور خان صاحب اور مکرم صغیر عالم صاحب امروہی راجستھان جے پور تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب صوبائی وسرکل انچارج ومبلغین کرام کے تعاون سے جے پور شہر کے بعض مریضوں کا علاج کیا۔ اگلے روز جے پور شہر سے ۸۰ کلومیٹر دور نومبائعین جماعت، رام گڑھ میں کیمپ لگایا گیا۔ یہاں نئی جماعت ہونے کی وجہ سے مخالفت شدید ہے۔ مورخہ ۷ /اپریل ۲۰۰۷ء کو روپن گڑھ قصبے کے بس اسٹینڈ کے قریب ایک دھرم شالہ میں صبح ۱۰ بجے سے لیکر ۳ بجے تک کیمپ لگایا گیا۔ اس عرصہ میں ۴۰۰ سے زائد مریضوں نے اپنا علاج کرایا۔ اسی دن شام ۵ بجے سے رات ۹ بجے تک چھوٹو کھاٹو (مکرانہ) میں کیمپ لگایا گیا۔ یہاں بھی سینکڑوں کی تعداد میں مریض مستفیض ہوئے۔

۸ /اپریل ۲۰۰۷ء کو صبح کشن گڑھ کے بعض مریضوں کو دیکھنے کے بعد اجمیر شہر کے آدرس نگر کے علاقے میں صبح ۱۱ بجے سے شام ۴ بجے تک کیمپ لگایا گیا۔ یہاں بھی ۳۵۰ سے زائد مریضوں نے کیمپ سے فائدہ اُٹھایا۔ ۹ /اپریل ۲۰۰۷ء کو بیاور شہر میں کیمپ لگایا گیا یہاں بھی سیکڑوں کی تعداد میں مریضوں نے فائدہ اُٹھایا اور اپنا علاج کروایا۔ اس خدمتِ انسانیت کو دیکھ کر ہر ایک علاقے کے لوکل افراد نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ خدمت انسانیت کی اس کارروائی کا ذکر راجستھان کے مختلف کثیر الاشاعت اخبارات مثلاً راجستھان پتریکا، دینک بھاسکر، دینک نوجیوتی وغیرہ نے کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تعاون کرنے والے افراد کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔

(میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ کشن گڑھ راجستھان)

صوبہ اُڑیسہ کے موضع کیرنگ میں منعقد جلسہ کے موقع پر وزیر اعلیٰ صوبہ مہاراشٹر کے ہندی پیغام کا اردو ترجمہ

۱۲ /اپریل ۲۰۰۷ء

مجھے بذریعہ مکرم عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج احمدیہ مسلم جماعت شولاپور یہ جان کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ صوبہ اڑیسہ کے موضع کیرنگ میں ۲۱/ ۲۲ اپریل ۲۰۰۷ء کو دوروزہ سالانہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔

دنیا میں محبت امن وانسانیت کو قائم کرنے کے مقصد سے شری مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ قائم یہ تنظیم ”خدمت خلق“ کو پورا کرنے کے لئے دنیا کے (۱۸۵) ممالک میں امن کی کوشش کر رہی ہے۔ جماعت کا یہ کام یقیناً ہی قابل تعریف ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کے ذریعہ آپسی اختلاف (تفرقہ) ختم کرنے کے لئے منعقد یہ جلسہ ملک کی بہتری کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔

اس کے علاوہ شری ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ (بھارت) احمدیہ مسلم جماعت کی قیادت میں مہاراشٹر میں کئے جا رہے اجلاسات کے لئے بھی ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے گزارش کرتا ہوں کہ آپسی تلخی وتفرقہ کے خاتمہ کے لئے اس طرح کے اجلاسات میں تیزی لانا بہت ضروری ہے۔

مذکورہ بالا تقریب کی پوری طرح سے کامیابی کے لئے شری مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ (مرحوم) وشری سید طاہر احمد کلیم صاحب صوبائی امیر اڑیسہ کو مبارکباد دیتے ہوئے تقریب میں شامل سبھی عقیدت مندوں کو نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ (ولاس راؤ دیشمکھ)

اشاعت اسلام، ہمارا طُرّۂ اِمتیاز ہے

عالم اسلام میں جماعت احمدیہ کو منجملہ دیگر امتیازات کے ایک نمایاں امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ آج روئے زمین پر یہی وہ واحد روحانی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وسیع پیمانہ پر تبلیغ واشاعت کے مقدس اور اہم ترین دینی فریضہ کی بجا آوری کے لئے مختص کیا ہے۔ اور تائید ایزدی سے اسے عالمگیر سطح پر جاری اس تبلیغی مہم میں غیر معمولی کامیابی بھی عطا ہو رہی ہے۔ جس کا برملا اعتراف آفاقی شہرت کے حامل دنیا کے بڑے بڑے محققین اور دانشوروں کو بھی ہے۔ جیسا کہ امریکن یونیورسٹی کے یوگوسلاوی محقق پروفیسر سٹینکو ایم ووجیکا (Stanko M. Vujika) رقم طراز ہیں کہ:-

”احمدیوں نے اپنے آپ کو اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کے مقصد کے لئے دل وجان کے ساتھ وقف کر رکھا ہے۔ اسلام کی اشاعت کو وہ ہر مسلمان کا بنیادی فرض تصور کرتے ہیں..... دنیا کے مختلف حصوں میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے علاوہ یورپ میں انگلستان، فرانس، اٹلی، سپین، ہالینڈ، جرمنی، ناروے، اور سویڈن میں ان کے باقاعدہ مشن ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ممالک میں سے یہ لوگ ٹرینیڈاڈ، برازیل، اور کوسٹاریکا میں موجود ہیں۔ اسی طرح ایشیائی ممالک میں سے سیلون، برما، فلپائن، انڈونیشیا، ایران، عراق اور شام، میں بھی ان کے مبلغ مصروف کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے مصر، زنجبار، نٹال، سیرالیون، غانا، نائیجیریا، مراکش اور ماریشس میں بھی ان کی جماعتیں قائم ہیں۔ سرالیون کی نئی جمہوریہ، مغربی افریقہ میں احمدیہ تحریک کے لئے ایک منتخب خطہ کی حیثیت رکھتی ہے.... اس تحریک نے اس چھوٹی سی مملکت کے اندر خاصہ اثر ونفوذ حاصل کر لیا ہے۔“ (ایسٹرن ورلڈ“ انگلستان دسمبر ۱۹۶۱ء)

پروفیسر سٹینکو ایم ووجیکا کا یہ تجزیہ ۴۶ سال قبل کا ہے۔ جبکہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے ۱۸۷ ممالک میں تبلیغ واشاعتِ دین کا مقدس فریضہ منظّم طور پر سرانجام دے رہی ہے۔ بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کو حاصل اس امتیازی مقام کو قائم رکھنے اور اسے ہر آن بڑھاتے چلے جانے کا واحد ذریعہ تحریک جدید ہے۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو تا حد استطاعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ حضور نے فرمایا:- ”یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا۔ اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ۔“ (المصلح ۱۳ /جنوری ۱۹۵۳ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس امتیازی وصف کی حفاظت کرنے اور اسے بتدریج نمایاں اور بلند تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸رمئی ۲۰۰۷ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ نور بیگم صاحبہ آف ہنسلو۔ اہلیہ مکرم چوہدری محمد نذیر باجوہ صاحب مرحوم ۲۳رمئی ۲۰۰۷ء کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، دعا گو، تہجد گزار اور جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں ۴ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم قریشی محمد اکمل صاحب آف افضل برادرز گولبازار ربوہ ۱۴راپریل کو ۹۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت حافظ محمد حسین صاحب قریشی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم قریشی محمد انور صاحب مربی سلسلہ (نائب ناظر بیت المال خرچ) کے والد تھے۔ تقسیم ملک کے بعد جھنگ میں آکر ٹھہرے۔ کوئٹہ شفٹ ہونے کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ سے مشورہ کیا۔ حضور نے فرمایا: ''ابھی جہاں ہیں وہیں بیٹھے رہیں مرکز بن رہا ہے۔ مرکز بننے پر وہاں آجائیں''۔ ربوہ کا قیام عمل میں آیا تو ربوہ آگئے اور آپ نے ربوہ کے پہلے دکاندار اور پہلے سیکرٹری مال ہونے کا شرف پایا۔ افضل برادرز کے نام سے دکان کی۔ نمازوں کے دوران دکان بند کر کے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے۔ ربوہ میں پہلا نلکا لگانے کا بھی شرف حاصل ہے۔ مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ مرحوم نہایت نیک، ملنسار اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنے والے ہمدرد انسان تھے۔ پسماندگان میں ۳ بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۲) **مکرم کریم احمد نعیم صاحب** آف امریکہ ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مئی کو ہوسٹن امریکہ میں بعمر تقریباً ۸۷ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و معالج حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق فرقان فورس میں شامل ہو کر ۳ ماہ کشمیر کے محاذ پر بھی رہے۔ آپ نے ۱۶ سال بطور صدر جماعت داؤدخیل و امیر ضلع میانوالی جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ امریکہ آنے کے بعد نیویارک اور نیوجرسی کی جماعت میں مختلف خدمتوں کی توفیق پائی۔ آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ اور ۳ مرتبہ عمرہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے مکرم منعم احمد نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے و اگزیکٹو ڈائریکٹر ہیومنٹی فرسٹ یو ایس اے ہیں۔

(۳) **مکرمہ طاہر قادر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر شہید آف فیصل آباد** ۷رمئی کو ۸۱ سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ۳ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(۴) **مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب** (آف ربوہ) یکم مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا شمار احمدیت کے شدید معاندین میں ہوتا تھا مگر احمدی ہونے کے بعد آپ کی کایا ہی پلٹ گئی اور جماعت کے ساتھ آپ نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔ پسماندگان میں ۳ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب زیمبیا میں مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(۵) **مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب** (آف جرمنی) ۲۱رمارچ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے حلقہ نور کراچی اور جرمنی میں مختلف شعبہ جات میں خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ دونوں جگہوں پر آپ بچوں کی تربیتی کلاسز بھی بڑی باقاعدگی سے لیتے رہے۔ جرمنی میں قاضی سلسلہ بھی رہے۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۶) **مکرمہ نجم النساء صاحبہ** (اہلیہ مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم) قادیان ۶راپریل کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے تنگدستی کے دور میں اپنے خاوند کے ساتھ بڑے صبر و شکر کے ساتھ عہد درویشی نبھایا۔

(۷) **مکرم ظریف خان صاحب** (آف فجی) ۱۳رمئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم فجی کے جزیرہ تائیونی جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے، کے رہنے والے تھے اور مقام آبادی میں سے پہلے مخلص احمدی تھے۔

(۸) **مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ** اہلیہ مکرم شیخ لطیف احمد صاحب لندن ۲۰رجون کو لاہور میں برین ہیمبرج کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب (آف کوئلہ ڈپو والے قادیان) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی اور حضرت شیخ محمد حسین صاحب ڈھینگرہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بہو تھیں۔ منفرد خوبیوں کی مالک تھیں۔ جماعتی کاموں اور مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۹) **مکرمہ امینہ نثار صاحبہ** اہلیہ مکرم نثار قطب احمد بٹ صاحب ۶ فروری کو کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۹ء تک اپنے حلقہ مارٹن پور کراچی کی صدر لجنہ رہیں۔ جماعتی خدمات کے علاوہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند نہایت نیک خاتون تھیں۔ آپ حضرت چوہدری عبدالرحمٰن بٹ صاحب (عرف مانا نمبردار) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔

(۱۰) **مکرمہ شمسہ صاحبہ** اہلیہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ۲۳راپریل کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۱۱) **مکرمہ منیراں بی بی صاحبہ** اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ۳۰راپریل کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ عبادت گزار، خاموش طبع اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(۱۲) **مکرم ناصر احمد منہاس صاحب** آف ملٹن کینس یوکے ۲۲رمارچ کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ملٹن کینس جماعت میں ۹ سال بطور صدر جماعت اور ۱۰ سال بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک اور باوفا انسان تھے اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

اندھی تقلید اور توہم پرستی میں اضافہ کیوں؟

اس وقت جبکہ ہم لوگ اکیسویں صدی سے گذر رہے ہیں اور دنیا کے ساتھ ہمارے ملک ہندوستان نے بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں کافی ترقی کی ہے اور تعلیمی دور کا زمانہ ہے اور بقول حکام گاؤں گاؤں قریہ قریہ میں تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں اس کے باوجود میڈیا کے ذریعہ جو عجیب وغریب قسم کی گھر بیٹھے خبریں سننے کو ملتی ہیں انسان حیران رہ جاتا ہے کہ میڈیا کے آنے سے پہلے یہاں ہندوستان کے دورافتادہ گاؤں اور بستیوں میں کیا کچھ نہ ہوتا ہوگا۔ اس ترقی یافتہ دور میں ایسے قصے کہانیاں من گھڑت رسم ورواج اور بھوت پریت اندھ وشواں کی خبریں آئے دن سُننے کو ملتی رہتی ہیں کہ جس کا حقیقت سے دور کا بھی کچھ تعلق نہیں ہوتا ہے۔ کئی میڈیا کے چینل کافی کھوج اور تگ ودَو کر کے بعض اوقات خطرات کے باوجود ایسے قصے کہانیوں کی تہہ تک پہنچنے اور حقیقت جاننے کے لئے کوشش کر کے عوام کو حقائق سے روشناس کراتے ہیں کہ ایسے عناصر سے خبردار رہیں ان کے چنگل میں نہ پھنسے۔

ہم کرامات اور معجزات سے انکار نہیں کر سکتے ہیں خدا کے نبی رشی منی اوتار ولی اور بزرگان دین نے اپنے اپنے وقت میں کرامات اور معجزات دکھائے ہیں جس کا ذکر مختلف مذاہب کی کتب میں پایا جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے امت محمدیہ میں اس وقت بھی خدا تعالیٰ اپنے بعض نیک بندوں کے ذریعہ کرامات یا نشانات دکھاتا ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ کچھ لوگ بھولے بھالے اور کم علم دورافتاد گاؤں میں رہنے والے معصوم لوگوں کو خوب لوٹتے ہیں اور ایسے ایسے دعوے کرتے ہیں کہ گویا وہ ہر قسم کے مرض کے ماہر ہیں کوئی چاقو سے تو کوئی لوہے کی سلاخ سے تو کوئی دم وغیرہ سے تو کوئی اور کسی طریقے سے جن بھوت نکالنے کا دعویٰ کرتا ہے اور ہر مرض کے علاج کا بھی دعویٰ کرتا ہے اور بھولی بھالی عوام اندھی تقلید میں سب کچھ لٹا دیتی ہے اس کے علاوہ میڈیا سے دلوں کو ہلا دینے والی ایسی خبریں اور واقعات نشر ہوتے ہیں کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حیرانی اس بات کی ہے کہ کسی کسی جگہ اس قسم کے واقعات میں پولیس بھی ملوث ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ پولیس یا حکام ایسے لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈالتی ہے دوسری بات یہ کہ ہمارے ملک کے حکام کے لئے بھی یہ بات باعث فکر ہے کہ ابھی بھی بہت سے لوگ علم کی نعمت سے محروم ہیں جس کی وجہ سے لوگ اس قسم کے حادثات واقعات کے شکار ہوتے ہیں۔

ایک طرف جہاں بڑے بڑے اسپیشلسٹ ڈاکٹر بھی کسی مرض کو دور نہیں کر سکتے وہیں کچھ تانترک اور فرضی دعویٰ کرنے والے افراد ایسے بھی ہیں جو ہر قسم کی بیماری کا علاج کرنے کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو گمراہ کرتے نظر آتے ہیں۔ بعض لوگ قبروں کی آڑ میں بعض لوگ مورتیوں کی آڑ میں بعض لوگ کس اور چیز کی آڑ میں یہ کام کرتے نظر آتے ہیں اور لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا کر لوٹتے ہیں۔

کوئی پیسے کا لالچ دکھا کر اچھی قسمت بتا کر لوگوں کو لوٹتا ہے کہ تمہاری بیٹی کی قسمت جاگ اُٹھی ہے اتنا پیسا اُس کی قسمت میں ہے لہٰذا ایک فی صد یا دو فیصد ہمیں دے دو تو تمہارا کام ہو جائے گا۔

غرض یہ کہ ہندوستان میں ہر طرف علم کی کمی نظر آتی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم جلدی سے جاگے اور یہاں تعلیمی میعار کو بہتر بنائے اور جو اَن پڑھتا ہے اُس کو سرے سے دور کرے۔ اللہ کے فضل سے ہمارا ہندوستان کسی سے کم نہیں ہے صرف توجہ کی اور بیداری کی ضرورت ہے بعض جگہوں پر پُرانے رسم ورواج اب بھی دیکھ کر افسوس ہوتا ہے زندہ جانوروں کو بلی چڑھایا جاتا ہے تو کبھی انسان کو اُوپر لٹکا کر گھمایا جاتا ہے وہ سین دیکھ کر انسان گھبرا جاتا ہے ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو نیک سوچ اور عقل دے اور یہ اندھی تقلید یہاں ختم ہو اور ملک ترقی کی طرف گامزن ہو۔ (محمد یوسف انور مدرس جامعہ احمدیہ قادیان)

انعامی مقالہ

تعلیمی سال ۲۰۰۷-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا ہے۔

"عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ، اس کی وجوہات، نقصانات اور اس مسئلہ کا حل"

"Global Warming (increasing temperature) its main causes, demarits and solution."

اس وقت دنیا میں آب ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی، زرعی پیداوار میں تبدیلی اور چرند پرند پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنی رپورٹ میں اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مقالہ نگاروں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں پوری تحقیق کر کے مقالہ مرتب کرینگے۔

نئے مقالہ لکھنے والے اُمیدوارن کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مقالہ اور مضامین لکھنے والے احباب سے پہلے رابطہ کر کے ان کی راہنمائی لے لیا کریں کہ مقالہ کیسے ترتیب دینا ہے۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ مقالہ نویس بغیر عناوین باندھے اپنا مضمون نظارت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ مقالہ کے شروع میں Synopsis یعنی خاکہ دینا چاہئے۔ مقالہ اصل مضمون کے بارے لکھا جائے۔ مضمون سے ہٹ کر دوسری باتوں کو بیان نہ کیا جائے۔

شرائط مقالہ:

☆ - مضمون کم از دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆ - مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگیریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ - مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں اور حوالہ دیتے وقت متعلقہ حوالہ کی فوٹو کاپی بھی مقالہ کے ساتھ شامل کرنی ضروری ہوگی۔

☆ - مقالہ خوشخط صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں درج ہو۔

☆ - مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ - مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ - مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ - اس مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے عمر کی قید نہ ہوگی۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس انعامی مقالہ کو لکھنے کی تاکید کریں۔ تاکہ بچپن سے ہی ان میں لکھنے کا ہنر پیدا ہو اور تحقیق کر کے معاملہ کا حل نکالنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ طلباء میں مضمون لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے نظارت نے انعامات کی تعداد بڑھا دی ہے۔ اب انعامات کی تفصیل درج ذیل ہوگی۔

انعام اوّل	انعام دوئم	انعام سوئم	انعام چہارم
4000/-	3000/-	2000/-	1000/-

مقالہ ۳۰ر نومبر ۲۰۰۷ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

معاصرین کی آراء:: ....

سیاست میں بڑھ رہی مجرمانہ ذہنیت

گزشتہ دنوں سیاست میں بڑھ رہی مجرمانہ ذہنیت کا ایک اور معاملہ منظر عام پر آیا۔ یہ گھوٹالہ داہود سے لوک سبھا ممبر بابولال کٹارا کے جعلسازی اور انسانی سمگلنگ میں ملوث ہونے کے بارے میں ہے۔ کٹارا کو دہلی کے اندرا گاندھی ہوائی اڈہ سے اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ مبینہ طور سے ایک عورت اور ایک بچے کو اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کے ڈپلومیٹک پاسپورٹ پر کینیڈا بھیجنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس میں ایسی نئی بات کون سی ہے کیا ہم اخلاق سوز کورپٹ مجرم اور غیر ذمہ دار سیاسی لیڈروں کے عادی نہیں ہوگئے ہیں۔ جو پیسہ اور گدی کے لئے کسی بھی حد تک گر سکتے ہیں۔ گھوٹالے سے سیاسی لیڈر پریشان نہیں ہوتے۔ اگر یہ کمل بھگوا سنگھ کے لئے دوہرا جھٹکا ہے تو اس کی کسے پروا۔ پارٹی نے کٹارا کو معطل کر دیا ہے لیکن کیا ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہماری سیاست میں کچھ خرابیاں آگئی ہیں۔ آج بے ایمان اور ہیرا پھیری کرنے والے نئے حکمران کے روپ میں ابھر رہے ہیں۔ اج کے سیاسی مجرم جاگیردار اور مافیا ڈان اپنے بلٹ پروف جیکٹوں پر ایم پی اور ایم ایل اے کا ٹیگ لگائے گھومتے ہیں۔

اس پرانی بیماری میں نیا پہلو جڑنے پر لوگ پریشان ہیں اس سے ہمارے سیاسی لیڈر متاثر نہیں ہوتے۔ ہمارے سیاسی لیڈر ایسا برتاؤ کرتے ہیں کہ جیسے کہ کوئی بھی غیر معمولی بات نہیں ہوئی ہے اور ان پر کوئی داغ نہیں لگا۔ سب سے دکھ کی بات یہ ہے کہ ان میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ انسانی سمگلنگ سب سے گھناؤنے جرائم میں سے ایک ہے۔ لیکن ان سیاسی لیڈروں سے ہم کیا توقع کر سکتے ہیں جو وزارت میں داغی وزراء کو شامل کرنے کو اس اصول پر مناسب ٹھہرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا کوئی قانون اور پارلیمنٹری روایت نہیں ہے۔

تکلیف وہ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کا زوال جاری ہے۔ سال در سال اور چناؤ در چناؤ بھرشٹا چار اور اخلاقی گراوٹ کا بیرومیٹر برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ اب یہ تسلیم شدہ پیمانہ بن گیا ہے۔ یہ اب روزمرہ کی بات ہوگئی ہے۔ لوگ اس کی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن جب سر پہ آتی ہے تو سب پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ جمہوریت کے لئے دی جانے والی قیمت ہے سیاسی لیڈر اسے سسٹم کی ناکامی کہہ کر اپنا پلہ جھاڑ دیتے ہیں کیا وہ مذاق کر رہے ہیں۔ آسان زبان میں کہیں تو یہ ان کی نااہلیت اور ناکامی کو چھپانے کا پردہ ہے۔

سچ یہ ہے کہ اونچی سطح پر بیٹھے ہوئے لوگ نہیں چاہتے کہ بدلاؤ ہو۔ وہ اپنے آپ میں قانون بنے رہنے کی حالت میں خوش ہیں۔ سیاسی پیچیدگیوں میں الجھنا اور دوسرے میں قصور ڈھونڈنا ہمارے نیتاؤں کے وقت گزارنے کا اچھا ذریعہ بن گیا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ وہ جواب دہ نہیں بننا چاہتے۔ وہ خدا کے تئیں جواب وہ بننا نہیں چاہتے۔ دور اندیشی تو بڑی بات ہے ہمارے نیتاؤں کا نجی چہرہ بڑا مکروہ ہے اور وہ اس کے اوپر پبلک مکھوٹا اوڑھے ہوئے ہیں۔

انہیں ایسا مکھوٹا اوڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے مجرم پیدا کئے۔ اور انہیں مجرموں کی ضرورت ہے۔ انہیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ وہ سی اینڈ ایم پولیٹی انڈیا لمٹیڈ کے بانی ہیں۔ وہ جرم، بھرشٹا چار، دھن بل، مافیا بل کے مرچنٹ ہیں۔ برائیاں خود غرضی اقتدار کا لالچ پیٹھ میں چھرا گھونپنا اور غیر مہذب زبان کا استعمال کرنے کے اوصاف ان میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ آج سیاست بھارت میں سب سے منافع بخش دھندہ ہے وہ

ایک ایسا خطرناک دھندہ بن گیا ہے جس سے لوگ متاثر ہیں۔

اس دھندے کے فائدے بھی ہیں۔ پہلا مافیا بل سے سیاسی پر بھاؤ بڑھتا ہے۔ دوسرا اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے سیاسی پارٹیاں مافیا کو سرپرستی دیتی ہیں۔ یہ اس سدھانت کا کام کرتا ہے کہ تم میری پیٹھ سہلاؤ اور میں تمہاری پیٹھ سہلاؤں گا۔ تیسرا سیاسی مخالفوں سے حساب چکتا کرنے اور تنگدلانہ اغراض کو پورا کرنے کے لئے باہو بلی دستیاب رہتے ہیں۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار اخلاق اور صاف ستھرا پن وغیرہ کی مانگ کرتے ہیں تو وہ پبلک مکھوٹا پہن لیتے ہیں اور اس برائی کو ختم کرنے کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن یہ صرف باتیں ہوتی ہیں ان پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے۔ دھیان رہے سیاست صرف اچھی باتیں کرنے کا کھیل ہے۔ اس میں کون سی نئی بات ہے۔ کیا ۱۹۸۵ء میں ووہرہ کمیٹی کی رپورٹ میں سیاسی گراوٹ پر مفصل روشنی نہیں ڈالی گئی تھی۔ اس رپورٹ میں دھن بل باہو بل اور مجرموں کی سیاسی لیڈروں کے ساتھ سانٹھ گانٹھ اجاگر کی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ کس طرح سیاسی لیڈر ن گینگوں اور مسلح سیناؤں کے نیتا بن گئے ہیں۔ اور کس طرح وہ لوکل باڈیز ودھان سبھا اور پارلیمنٹ کے لئے چنے جاتے ہیں۔ اس طرح اس کھیل میں سبھی بے خوف ہو کر کام کرتے ہیں۔

یہ تو پرانی بات ہے پچھلے برسوں میں مجرموں کی سیاست پر پکڑ مضبوط ہوئی ہے۔ موجودہ دور میں جنسی بے راہ روی، ڈکیتی اور قتل کے الزامات کا سامنا کرنے والے ساٹھ سے زیادہ ممبرن پارلیمنٹ اور ایک ہزار سے زیادہ ودھائیک ہیں۔ چناؤ کمیشن کی طرف سے اکٹھے گئے گئے اعداد و شمار اس بڑے مسئلہ کا محض ایک جز ہیں اتر پردیش میں چل رہے ودھان سبھا چناؤ اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ سچ کہا جائے تو سیاسی غنڈے سماج اور دیش کے لئے سب سے بڑا خطرہ بن گئے ہیں۔ جس میں کچھ سیاسی غنڈے اور ان کے بیٹے اپنے کالے کارناموں کو چھپانے کے لئے ہتیا اغوا بلاتکار جیسے جرائم کرتے ہیں اور پولیس کو ثبوت مٹانے کے لئے دھمکاتے ہیں۔ یہ قانونی عمل جوڈیشری کا مذاق بنا دیتا ہے۔ اس سے ایک پرانی کہاوت یاد آتی ہے۔ ’’سیاں بھئے کوتوال تو ڈر کا ہے کا‘‘۔ کیا یہ کسی کی ضمیر پر چوٹ کرتا ہے۔ بالکل نہیں۔ سبھی پارٹیاں مجرموں کی مدد لیتی ہیں۔ ہمارے ممبران پارلیمنٹ اور ودھائیک پارلیمنٹ ہاؤس اور ودھان سبھاؤں میں ہتھکڑی پہنائے لائے جاتے ہیں اس کا عمل آسان ہے ممبران پارلیمنٹ یا ودھائیک کی ہتھکڑی پارلیمنٹ ہاؤس یا ودھان سبھا کے گیٹ پر ہٹا دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے عہدہ کا حلف لے سکیں۔ اس سے پہلے عدالت کی اجازت لی جاتی ہے۔ حلف برداری کے بعد اسے دوبارہ ہتھکڑی پہنا کر جیل بھیج دیا جاتا ہے۔

لیکن قابل غور سوال یہ ہے کہ کیا اخلاقی گراوٹ کو پارلیمنٹری جمہوریت کا بنیادی پتھر بننے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کا ووٹروں کی نمائندگی کرنا ہماری جمہوریت کے لئے صحیح ہے جب قیادت کرنے والے انتشار پسند بن جائیں تو پھر سنجیدہ قدم اٹھائے جانے چاہئیں۔ کل ملا کر ہمیں ایسے سیاسی لیڈروں کی ضرورت ہے جو راست باز ایماندار اور قابل اعتماد ہوں نہ کہ وہ جرائم میں ملوث ہوں۔ آج بھارت اخلاق کے دوراہے پر کھڑا ہے۔ آج چاروں طرف آرہی گراوٹ سے عوام میں مایوسی اور غصہ پیدا ہو رہا ہے اگر اسے ابھی نہیں روکا گیا تو اس کے نتیجہ میں ادارے، معاشرہ، تہذیب اور اخلاقی اقدار پورے طور پر تباہ ہو جائیں گے۔ اس کے نتیجہ میں معاشرتی سیاسی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم پارلیمنٹ اور راجیہ ودھا سبھا کے ممبروں کی اہلیت کو بدلنے پر سنجیدگی سے دھیان دیں۔ کل ملا کر ہمیں سچائی اور حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ بالآخر ہمارے دیش کے لوگ کیا چاہتے ہیں وہ حکومت اور ایڈمنسٹریشن میں راست بازی ایمانداری اور اخلاقی چاہتے ہیں۔ کیا یہ ان کی بہت بڑی مانگ ہے یا ہم نے جانے انجانے بدعنوانی کے سامنے خود کو سپرد کر دیا ہے۔ اور ایمانداری، اخلاق اور جواب دہی کو الوداع کہہ دیا ہے۔

(بحوالہ ہند سماچار 24 اپریل 2007ء)

دُعائے مغفرت

افسوس! میرے والد مکرم ظفر احمد بانی آف کلکتہ ۷/مئی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور آف کلکتہ کے بڑے فرزند تھے۔ ۱۹۲۷ء میں چنیوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا میاں حاجی سلطان محمود صاحب ودھارن ’’بانی‘‘ خاندان کے جد امجد تھے جن کے چھوٹی بھائی میاں حاجی تاج محمود صاحب ودھارن چنیوٹ (ضلع جھنگ جواب پاکستان میں ہے) کے ذریعہ بانی خاندان احمدیت سے روشناس ہوا۔ محترم حاجی صاحب موصوف اپنی پارسائی اور تقویٰ کے لئے سارے علاقے میں مشہور تھے اور بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم ظفر احمد صاحب بانی بچپن سے کلکتہ میں مقیم تھے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ فیملی کاروبار میں شریک تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد بھی وہ ۱۹۹۵ء تک کاروبار میں شریک رہے۔ جس کے بعد ان پر فالج کا شدید حملہ مئی ۱۹۹۵ء میں ہوا۔ نہایت صبر و رضا کے ساتھ لمبی بیماری کو برداشت کرتے رہے اور بالآخر ۷/مئی ۲۰۰۷ء کو رات کے وقت اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے بعد ان کے دونوں بیٹے اظہر احمد بانی و طاہر احمد بانی اور مرحوم کے دو چھوٹے بھائی مظہر احمد بانی و محمود احمد صاحب بانی ان کی میت کا تابوت کلکتہ سے قادیان لائے جہاں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم محمد انعام صاحب غوری نے پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔ مرحوم پیدائشی اور بہت مخلص احمدی تھے کلکتہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد اور دیگر عہدوں پر فائز رہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے خاندان کے جملہ افراد کا خود حامی و ناصر ہو۔ مرحوم کی دو بیٹیاں ہیں۔ بڑی بیٹی فیصل آباد پاکستان اور چھوٹی بیٹی کینیڈا میں سکونت پذیر ہیں۔ مرحوم کے دونوں بیٹے کلکتہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ (طاہر احمد بانی کلکتہ)

موسم میں اچانک تبدیلی......وجوہات اور اس کے خطرناک نتائج

(مرتبہ: محمد ابراہیم سرور مبلغ سلسلہ)

گذشتہ دنوں شمالی بھارت میں اچانک طوفانی بارش، آندھی اور ژالہ باری کی وجہ سے موسمیاتی محکمہ کے سائنسدان و ماہرین ایک بار پھر حیرت زدہ ہو گئے ہیں۔ شمالی بھارت میں ۴۲ ڈگری کے آس پاس چل رہے درجہ حرارت نے اچانک پلٹی کھائی اور درجہ حرارت ۳۲ سے لیکر ۲۰ ڈگری تک نیچے گر گیا۔ سائنسدان حالانکہ سیدھے طور پر اسے Global وارمنگ سے نہیں جوڑ رہے ہیں۔ لیکن اس بات کو ضرور قبول کرتے ہیں کہ موسم کے مزاج میں اچانک بدلاؤ کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ چاہے وہ تیز بارش ہو، سردی ہو یا پھر گرمی۔ موسمیاتی محکمہ نے آئندہ بھی ایسی بارش کی امید ظاہر کی ہے۔

ورلڈ میٹرولاجیکل آرگنائزیشن کے نائب صدر ڈاکٹر ایل ایس راٹھور کے مطابق موسم میں دو طرح کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں ایک موسم میں دن بدن اتار چڑھاؤ اور دوسرے دوررس تبدیلیاں۔ دوررس تبدیلیوں کو گلوبل وارمنگ سے جوڑا جا سکتا ہے۔ لیکن دن بدن کے اتار چڑھاؤ عام موسمی نظام کا نتیجہ ہے۔ مثلاً ۲۹ اپریل ۱۹۴۱ء کو دہلی میں درجہ حرارت 45.9 ڈگری تھا جو پچھلے ۱۰۰ سالوں میں اپریل کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ہے۔ اسی طرح ۲۹ مئی ۱۹۴۴ء کو دہلی کا سب سے زیادہ درجہ حرارت 47.2 ڈگری تھا جو مئی میں گذشتہ سو سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ یعنی اس طرح کے واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں جب کہ گلوبل وارمنگ کے حالات ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ ملک میں موسمی قیاس قبل از وقت محکمہ کے سائنسدان ڈاکٹر کے کے سنگھ کے مطابق تیس چالیس سال میں موسم کا نظام خود کو دوہراتا ہے لیکن حال کی تحقیق سے واضح ہے کہ گرم راتوں اور گرم سالوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جب کہ سرد راتیں لگاتار کم ہو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ اچانک موسلا دھار بارش کے واقعات بھی بڑھ رہے ہیں۔ ممبئی، جموں کشمیر اور جیسلمیر میں ہوئی موسلا دھار بارش کے واقعات اس کی تازہ مثال ہیں۔

پس موسم کے اس بدلتے مزاج اور بارش کے پھہاروں سے خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ موسم کے اشارے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس بے موسم بارش کے نتائج بہت خطرناک ظاہر ہو سکتے ہیں۔ دراصل موسم کے اس غیر متوازی ہونے کی وجہ زمین کا گرم ہونا یعنی گلوبل وارمنگ ہے۔ کچھ مثالیں اور بھی ہیں: مارچ میں گرمی شروع ہونے کے بعد اچانک موسم ٹھنڈا ہوا اور گرم کپڑے نکالنے کی نوبت آ گئی۔ اسی طرح میرٹھ جیسے شہر میں لوگوں کے لئے شہر کے کچھ علاقوں میں برف کی پرت کا دیکھنا خاصا حیرت انگیز رہا۔ وہیں مارچ میں ہوئی اچانک بارش سے کئی صوبوں میں فصلوں کو کافی نقصان ہوا۔ گذشتہ دنوں مغربی اتر پردیش کے کچھ علاقوں میں بھیانک طوفان اور بارش سے دو لوگوں کی جان چلی گئی۔ موسم کا یہ عجب مزاج صرف بھارت ہی نہیں، دنیا بھر کے لئے فکر کا سبب بنتا جا رہا ہے۔ یورپ میں گرمی پڑنا اور پہاڑوں سے برف کا غائب ہونا تک عام ہوتا جا رہا ہے۔ بھارت میں گلیشیئروں کا کم ہونا بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ سردی میں سردی نہیں، گرمی میں گرمی نہیں! آخر کچھ تو ہے جوان سب حالات کے پیچھے ہے؟ عمومی درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسی فکر کا اثر ماحولیات پر عالمگیر تحقیقی رپورٹ I.G.P.C 2007 میں دکھائی دیتا ہے اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زمین پر نقصان دہ کیمیکل گیسوں کی مقدار خطرناک طریقے سے بڑھتی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۵ء کے دوران کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 6.4-P.P.M.V تھی جو پچھلے دس سالوں کے دوران بڑھ کر 7.2 P.P.M.V ہو گئی ہے۔ یعنی کاربنڈائی آکسائیڈ کی مقدار ہر سال 1.9 ppmv بڑھ رہی ہے۔ کم و بیش یہی حال متھین گیس کے اضافے کا ہے۔ متھین گیس مویشیوں اور دلدل سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ گیس بھی اسی طرح دس سال کے عرصہ میں 715-ppb سے بڑھ کر 1774 ppb ہو گئی ہے۔ قدرتی توازن کو بگاڑنے والی ایک دوسری گیس نائٹرس آکسائیڈ ہوتی ہے جو ایندھن کے جلنے سے فضا میں پھیلتی ہے۔ اعداد و شمار حالت کی خوفناکی کو اور بھی قابل فکر طریقے سے اجاگر کرتے ہیں۔ ۱۸۵۰ء کے بعد گذشتہ بارہ سالوں (۱۹۹۵ء-۲۰۰۷ء) کے دوران سب سے زیادہ گرمی پڑی ہے۔

پی اے یو میں موسمیاتی محکمہ کے صدر آر کے مہے کے مطابق اس بار موسم میں تبدیلی پچھلے سالوں سے بالکل الگ ہے۔ جنوری سے لیکر اپریل تک چار مہینے میں جو اچانک موسم میں اتار چڑھاؤ آیا ہے، وہ حیران کرنے والا ہے۔ ماہ اپریل میں درجہ حرارت کا غیر معمولی طور پر بڑھنا اور جنوری میں درجہ حرارت کا نیچے جانا ایک نیا بدلاؤ ہے۔ جس کی وجہ سے موسمیاتی محکمہ کے ماہرین بھی حیرت زدہ ہیں۔ ذیل میں موسم میں آرہی اچانک تبدیلی کا ایک نمونہ غور کیجئے۔ سال ۲۰۰۵ء کے ستمبر میں مہانگر ممبئی میں اچانک بے موسم لگاتار بارش کے چلتے شہر کے کئی علاقوں میں پانی بھرنے سے کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ راجستھان کے ریگستانی علاقوں میں ستمبر ۲۰۰۶ء کی شدید بارش اور سیلاب نے سبھی کو حیرات کر دیا تھا۔ پہاڑوں پر برف باری عام طور پر دسمبر سے فروری تک ہوتی ہے۔ لیکن مارچ کے مہینے میں جموں کشمیر میں بے موسم برف باری اور سکم میں اب بھی برف کا گرنا کافی حیران کرنے والا ہے۔ اسی طرح اس سال مارچ اور اپریل میں بڑھتی گرمی کے بیچ اچانک تیز آندھی اور ژالہ باری کے چلتے شمالی ہندوستان کے کئی صوبہ جات مثلاً پنجاب، اتر پردیش، اتراکھنڈ اور ہریانہ میں لاکھوں ایکڑ گندم اور سرسوں کی فصل کے تباہ ہونے کے ساتھ کئی لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔

پس ضرورت ہے کہ حکومت موسم کے بدلتے ہوئے مزاج اور اچانک بڑھتے درجہ حرارت کے پیش نظر پختہ اقدام اٹھائے اور سب مل کر اس حالت سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے حکومت کے تمام مجوزہ قوانین کی تعمیل کرتے ہوئے حکومت کا تعاون کریں۔ اگر ہم اب بھی بیدار نہیں ہوئے تو نتائج اور بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ ہندی امر اجالا ۳ مئی ۲۰۰۷)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16348 :: میں فاطمہ سی زوجہ علی کٹّی سی پی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 77 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-6-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ کنگن تین عدد 57.6 گرام، ایک عدد نکلیس 18.27 گرام، تین عدد ہار 61.55 گرام، انگوٹھی ایک عدد 3.96 گرام، بالی ایک سیٹ 8 گرام، کنگن ایک عدد 18 گرام۔ کل قیمت اندازاً 82690 روپئے (زیورات 22 کیرٹ)۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی پی علی کٹّی — الامۃ فاطمہ سی — گواہ حسین الرحمٰن

وصیت 16349 :: میں کے ایم ناصر احمد ولد کے ایم محی الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-9-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر محمود — العبد کے ایم ناصر احمد — گواہ معین احمد صدیق

وصیت 16350 :: میں امۃ الحفیظ زوجہ وائن احمد صاحب مرحوم پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-9-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ والد کی وفات پر جائیداد کے طور پر مبلغ 20000 روپئے پندرہ سال قبل ملی تھی وہ خرچ ہو چکے ہیں۔ منقولہ جائیداد بنک میں جمع شدہ رقم 1095023 روپئے، زیورات سونا 48 گرام موجودہ قیمت 28800 روپئے، سونا 10 گرام 6000 روپئے، اونس 31 گرام 18600 روپئے، ہار 43.40 گرام 26040 روپئے، ہار 34.650 گرام 20790 روپئے، ہار 19.9 گرام 11940 روپئے، ہار 16 گرام 9600 روپئے، لوکٹ 16.58 گرام 9948 روپئے، انگوٹھی 25.42 گرام 15252 روپئے، انگوٹھی 30.81 گرام 18486 روپئے، انگوٹھی 16.790 گرام 10074 روپئے، ہار مع لوکٹ 37.42 گرام 22452 روپئے، چوڑیاں 12 عدد 174.90 گرام 104940 روپئے، طلائی زیور 4 گرام 2400 روپئے۔ کل 305322 روپئے کے زیورات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ زینب — الامۃ امۃ الحفیظ — گواہ بینا احمد

وصیت 16351 :: میں حنا کوثر زوجہ سید سہیل احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپئے وصول شد، زیور طلائی ہار ایک تولہ 23 کیرٹ، چین ایک تولہ، بالیاں دو عدد نصف تولہ، انگوٹھیاں تین عدد 8 گرام، لاکٹ و کانٹے دو عدد نصف تولہ۔ قیمت اندازاً 22000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ جنوری 2006ئسے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ — الامۃ حنا کوثر — گواہ سید مظفر احمد عامل

وصیت 16352 :: مَیں عبد العلیم مبلغ سلسلہ ولد عبد اللطیف سندھی قوم چوہدری پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3580 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد اللطیف سندھی — العبد عبد العلیم — گواہ محمد نذیر پونچھی

وصیت 16353 :: میں شاہدہ خاتون زوجہ اسلم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدہ حیات ہیں۔ حق مہر 10000 روپئے زیورات کی کل قیمت 33010 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اسلم احمد خان — الامۃ شاہدہ خاتون — گواہ مشتاق احمد خان

وصیت 16354 :: مَیں سید احمد پونچھی ولد عبد الرحمٰن صاحب پونچھی قوم احمدی پیشہ پنشن انجمن عمر ٦٠ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مشترکہ زمین پیٹھانہ تیرمینڈر ضلع پونچھ میں 17 کنال 8 مرلے خسرہ نمبر 304، قادیان میں جو زمین کا پلاٹ اور کمرہ وغیرہ ہے وہ متنازعہ ہے۔ جب مسئلہ حل ہوگا خاکسار اس سے مطلع کردیگا۔ میرا گزارا آمد از پنشن ماہانہ 1344 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہد احمد جاوید — العبد سید احمد پونچھی — گواہ نذیر احمد

وصیت 16355 :: میں پی پی رملہ زوجہ ایم عبد المجید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-7-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ساڑھے تیرہ سینٹ کھیت نمبر 81/O قیمت 60000 روپئے۔ ساڑھے بارہ سینٹ زمین بشمول گھر 80/1 قیمت 400000 روپئے، (جس کے نصف حصہ کی مالک خاکسار ہے) ایک ہار طلائی 24 گرام، دو عدد کڑا طلائی 24 گرام، بالی ایک جوڑی طلائی 8 گرام (22 کیرٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الرحیم — الامۃ پی پی رملہ — گواہ غلام احمد اسمٰعیل

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MUNEER AHMAD KHADIM Tel. Fax: (0091) 1872-220757 Tel. Fax: (0091) 1872-221702 Tel : (0091) 1872-220814 badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADR Qadian Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Vol. 56 Thursday 07 June 2007 Issue No. 23	ANNUAL : Rs. 300/- By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $: 30 Euro By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب الغلمين○ الرحمن الرحيم○ ما لک يوم الدين○ اياک نعبد واياک نستعين○ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين○ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل مُحمدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	Asia sat 3S	POLARISATION	Horizontal
POSITION	105.5° East	SYMBOL RATE	2600 Mbps
FREQUENCY	3760 Mhz	FEC	7/8
MIN DISH SIZE	1.8 Metre	VIDEO PID	——
E-mail	info@mtaintl.com	MAIN AUDIO PID	Auto

Broadcasting Round the Clock
Audio Frequency

French	Auto	Arabic	Auto
English	Auto	Indonesian	Auto
Urdu	Auto	Bengali	Auto

Muslim TV Ahmadiyya International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ❁...... اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں ❁...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ❁۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ❁۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن، ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر، الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

MTA INTERNATIONAL
Post Box No. 12926, London Sw 18 4zn
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344
website : http: www.alislam.org/mta

MTA INTERNATIONAL
QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Ph. 01872-220749, Fax. 01872-220105